اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارھویں اسمبلی / ستراھواں اجلاس (اٹھارھویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز منگل مورخہ 16/دسمبر 2025ء بمطابق ۲۴/جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	05
3	وقفہ سوالات۔	11
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	19
5	رخصت کی درخواستیں۔	28
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	29

جلد 17 ☆☆☆ شمارہ 18

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز منگل مورخہ 16/دسمبر 2025ء بمطابق ۲۴/جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:40 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔السلام علیکم!

کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ع

﴿پارہ نمبر ۲۸ سُوْرَۃُ الحشر آیات نمبر ۲۲ تا ۲۴﴾

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی جانتا ہے جو پوشیدہ ہے اور جو ظاہر ہے وہ ہے بڑا مہربان رحم والا۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی وہ بادشاہ ہے پاک ذات سب عیبوں سے سالم، امان دینے والا، پناہ میں لینے والا زبردست دباؤ والا صاحب عظمت پاک ہے اللہ ان کے شریک بتلانے سے۔ وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرنے والا، صورت کھینچنے والا، اُسی کے ہیں سب نام خاصے، پاکی بول رہا ہے اُس کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم۔

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ ۔وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۔لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم ۔میں اپنی جانب سے اور آپ سب کی جانب سے ہمارے ex-MPA حاجی نواز کاکڑ صاحب کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جی؟ جمالی صاحب کو بھی مجھے نظر نہیں آرہا ہے میں انکو ڈھونڈ رہا تھا ان کو بھی بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی میر یونس صاحب۔(معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائیں)

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! کچھ دنوں سے میں اگر آپ کے دومنٹ لے لوں؟ کچھ دنوں سے ہمارے باقاعدہ ہمارے ایم پی ایز اور منسٹرز کے خلاف بلوچستان leaks کے نام سے ایک سلسلہ ایک پروپیگنڈہ شروع کیا گیا ہے۔قسط وائز ہر حلقے کو اور ہر ایم پی اے اور منسٹر کی پگڑی کو اُچھال رہا ہے اور fake بنا کر اپنے طریقہ سے وہ سوشل میڈیا پر چلا رہا ہے۔ بار ہا ہم نے پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کیا تھا جس میں آپ کا حلقہ بھی اُس نے شامل کیا تھا اور سی ایم صاحب کا بھی حلقہ شامل ہے میرا حلقہ xyz سب کا کیونکہ قسط وائز سب کے پاس آرہا ہے۔ تو جناب اسپیکر! ہمارے پاس جو انفارمیشن انہوں نے دیئے ہر حلقے سے دیئے۔ وہ بالکل fake اور اپنی مرضی سے ایک سوچے سمجھے سازش کے تحت ہمیں ایم پی ایز کو اور سیاستدانوں کو بدنام کیا جارہا ہے۔ اس کا کھوج لگا جائے کہ یہ کون ہے اور کہاں سے آرہا ہے یہ اتنا زور آور بندہ ہے کہ وہ ہر ایک کی پگڑی اُچھال کے اپنی من مانی کرتا ہے دیکھیں! جب تک آپ اپنی صفائی پیش کر لیتے تو اُس سے پہلے اِن باتوں پر لوگ عمل کر رہے ہیں کہ جی آیا واقعی ایم پی ایز نے یہ پیسے کھالیے کہ جی 100% اِس نے کھالیے 200% اِس نے کھالیے اُس بدبخت کو کم سے کم اِس پر آپ نے action لینا ہے اِس کو لے کے آنا ہے اِس کو قرار واقعی سزا دینی چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: ہر ایم پی اے اِس بات پر تیار ہیں کہ اِس بندے کو لے کے آئیں یہ کون ہے؟ کہاں سے اِس کی ڈور کہاں سے کھینچی جارہی ہے اُس ڈور والے کو بھی بتانا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب قائد حزب اختلاف: کہ آپ جہاں سے ڈور چلا رہے ہیں وہ ڈور آپ کے کام میں نہیں آئیگی۔ آپ جس طرح کے حربے استعمال کر رہے ہیں کہ جی ہم سیاستدانوں کو بدنام کرلیں گے ہم ایم پی ایز کو بدنام کرلیں گے کل لوگوں کے سامنے اِن کو رسوا کرلیں گے ہم رسوا نہیں ہونگے رسوا آپ ہوجائینگے۔

جناب اسپیکر: اُس کے connection کو expose کرنا ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: اُس کے connection کو لے کے آ جائیں اور آپ مہربانی کرکے اِس پر فوری طور پر عمل کرکے اِس پر آپ cyber crimes والوں کو بُلائیں اور اِس بندے کو بالکل بے نقاب کرکے لوگوں کے سامنے لے آئیں تا کہ کل کوئی دوسرا اِس طرح حرکت نہ کرسکے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): جناب اسپیکر صاحب! ڈاکٹر محمد نواز کبزئی صاحب کا بھائی وفات پا چکا ہے اس کے لیے دعا مغفرت کریں مہربانی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔thank you۔مولوی صاحب! دعا مغفرت کریں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: سردار عبدالرحمٰن صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب اسپیکر صاحب! ظہور مجھے اُس نے فلور دے دی ایک منٹ صبر کرلو۔فاتحہ کس کی؟

جناب اسپیکر: ایک آپ فاتحہ کیلئے ظہور۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی میں بتا دیتا ہوں وہی اُس نے بتایا۔

جناب اسپیکر: بتائیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ایک تو شاہد رند صاحب کے والد صاحب ہیں۔میں اِس topic پر جس پر میر یونس نے بات کی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے فاتحہ کر لیتے ہیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اور پنجگور میں کل جو واقعہ ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جو پولیس والا شہید ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جہاں جہاں ہمارے شہداء ہوئے ہیں اُن سب کیلئے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔ٹھیک۔مولوی صاحب۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: جی سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب اسپیکر! جیسا کہ میر یونس عزیز زہری صاحب نے نشاندہی کی ہے تو اِس طرف سے میں اُن کی اِس بات کی 100% حمایت کرتا ہوں کہ بلوچستان leaks کے نام سے اُس کے تانے بانے شاید جہاں جا رہے ہیں ہمیں پتہ ہے لیکن ہم اِس فلور پر بات نہیں کرنا چاہتے یہ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت آپ جناب کو مجھے اِس طریقے سے تمام جو تھوڑے سے بولنے والے ہیں یا اُن میں تھوڑی جان ہے اُن کے خلاف ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کردار کشی کی جا رہی ہے۔ floor of the House میں اپنے حلقے کی بات کروں گا جو figure اُنہوں نے دیے ہیں تو میں گزارش یہ کروں گا۔ کیونکہ ہمارے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو figure اُس نے دیے ہے وہی figure مجھے فنڈ دے دیئے جائیں باقی پھر میرا کمیشن ثابت کرتا رہے۔ جو figures اُنہوں نے دیے ہیں میرے بارے میں اگر 18 کروڑ کی اسکیم تھی اُس کو 18 ارب بنایا تو وہ اسکیمیں اگر مجھے دے دی جائیں تو مَیں ہر سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔ اِس کے ساتھ ساتھ ایک اور بھی مہم میرے خلاف پھر اُٹھائی گئی ہے سوشل میڈیا پر ایک ڈیرہ غازی کی کوئی عورت ہے یا مرد ہے پتہ نہیں کیا ہے مَیں نہیں تھا ملک سے باہر تھا مجھے بتایا گیا کہ جی وہ پتہ نہیں گیا بارکھان میں نوکری کرنے اور پتہ نہیں کیا ہوگیا تو عبدالرحمٰن کے پاس گیا وہ برآمد کیا جائے یہی اُس کی نجی جیل، میں floor of the House پر چیلنج کرتا ہوں وہ میرے طرف نکلے میں ہر سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔ دوسرا ایک بگٹی لڑکے کا سوشل میڈیا پر آ رہا ہے کہ جی میرا بھائی اُس نے 8 سال سے قید رکھا ہوا ہے سی ایم صاحب سُن رہے ہیں مَیں اُس کے قید میں تھا اور پتہ نہیں مری بھی تھے فلاں تھا ڈمکاں تھا 8 سال ہوگئے، 8 سال پہلے میں خود جیل میں تھا میں کسی کو کیا جیل کروں گا میں خود 2014ء سے لیکر 2018ء تک ڈاکٹر عبدالمالک کے زمانے میں مَیں جیل میں تھا تو ایک قیدی دوسرے کو قید کیسے کر سکتا ہے؟ تو یہ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت اِس کے تانے بانے ہمیں معلوم ہے کہ کہاں جا رہے ہیں اِس کیلئے مَیں آپ سے یہ گزارش کروں گا floor of the house پر کہ مہربانی کر کے ایک اعلیٰ سطحی کمیشن بنائیں یہ جو بلوچستان leaks ہیں کم از کم آپ custodian of the house ہیں ہمارے یہ جو 65 چاہیے ٹریژری بنچز سے ہیں یا اپوزیشن سے ہیں آپ ہم سب کے سربراہ ہیں custodian ہیں آپ نے ہماری عزت ہماری ہر چیز کا خیال رکھنا ہے۔ تو مَیں آپ سے گزارش کروں گا کہ ایک کمیشن بنائیں اس چیز کی جو میر یونس نے یہاں نشاندہی کی ہے اگر وہ بلوچستان leaks والا اِس کا 5% بھی ثابت کر گیا مَیں floor of the House پر ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں تو مَیں اِس ایوان کا حصہ نہیں رہوں گا میں باعزت طریقے سے اِس ایوان کو چھوڑ دونگا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: otherwise جو کردار کشی کی گئی ہے جہاں سے کرائی جا رہی ہے اُس کو ہمارے

پاس 65 ممبروں کے ایوان کی طاقت ہے۔ یہ ایوان پورے بلوچستان کی نمائندگی کرتا ہے اُس کو ہم کیفر کردار تک پہنچانا ہے۔Thank you very much

جناب اسپیکر: ٹھیک .thank you۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اِس میں اب جن کی ویڈیوز آ گئی ہیں وہ تو آ گئی ہیں۔اب جو رہ گئے ہیں اُن کی بھی آنے والی ہیں تو اس سے پہلے کہ باقی سب کی آ جائیں غیر ضروری طور پر یہ fake والی انفارمیشن ہے اُس کو اب ہم ختم کرتے ہیںLeader of the House please

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر جس طرح آنریبل اپوزیشن لیڈر نے ایک طرف ایک issue کی طرف نشاندہی کی ہے کہ I was the first one جو میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ یہ جو سوشل میڈیا بے لگام ہو چکا ہے۔ اور جس کی مرضی، جی چاہتا ہے پگڑی اُچھالنا چاہتے ہیں وہ اچھالتے رہتے ہیں ہمارے ہاں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا وہatleast کوئی نہ کوئیcheck ہے کوئی نہ کوئی ان سے پوچھا جا سکتا ہے۔کوئی ایڈیٹر کا سسٹم ہے تو مَیں اس کا سب سے بڑاvictim پہلے دن سے رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہcell فون جس کا بھی بج رہا ہے اسے off کر دیں پلیز۔

جناب قائد ایوان: میں اس کا پہلے دن سےvictim رہا ہوں اور ہمارے دوست بھی اس کاvictim رہے ہیں۔ اور بھی باقی دوست بھی آہستہ آہستہ سب کی باری آئے گی۔تو یہ بات درست ہے کہ ہمیں اس پر کوئی defamation laws پر کام کرنا چاہیے۔اور جو laws فیڈرل گورنمنٹ نے بنائے ہیں پیکا ایکٹ کے تحت۔اُن کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہےfor example ایکpost آئی،ایک ایسے آدمی نے post کی ایک فاضل ممبر سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب کے بارے میں۔مَیں نے جب اُس کی تحقیقات کی تو he was known to us اُس نے کوئیfake آئی ڈی سے نہیں کیgenuine آئی ڈی سے کی۔تو the person was sitting in zhob اور مَیں نے کہا جی آپ اس پر کوئی ایف آئی آر کوئی I call honorable Sardar Sahib. application کوئی چیز دیں۔so thatایک کوexample بنالیں گے تو باقی خود بخود لائن پہ آ جائیں گے۔وہ آج بھی موجود ہے میں آج بھی سردار صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ application ڈالیں he is known to usوہ ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کی میں نے ڈیوٹی لگائی۔اُنہوں نے پانچ منٹ میں مجھے اس کا سارا ڈیٹا نکال دیا۔وہ مَیں نے سردار صاحب سے شیئر بھی کیا۔اور مَیں آج بھیrequest کرتا ہوں کہ lets come اُس ایک کوexample بنا لیتے ہیں۔کہ جس نے آپ کے بارے میں جو کہا وہ مجھے ذاتی طور پر پتہ ہے کہ وہfake ہے وہ انفارمیشن درست نہیں ہے۔اور اگرfake ID سے دیتا تو پھر اس کا ڈھونڈنا مسئلہ ہے۔اس نےfake ID سے نہیں

آپ lets make an example دیا سے genuine ID وہ ہے ID آپ کا جیسے سے genuine دیا دو تین کو example بنائیں آپ کے پاس defamation laws ہیں باقی سارے خود بخود انسان کے بچے بن جائیں گے اور پھر یہ جو انفارمیشن بلوچستان leaks کے حوالے سے ہے۔ اگر انفارمیشن درست ہو، ہمارے بارے میں ہم we are accountable to the people,to the people of Balochistan ہماری accountability ہر پانچ سال بعد لوگوں نے کرنی ہے وہ آج بھی کریں گے کل بھی کریں گے we are ready for that ہم جتنے ممبرز ہیں ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ ہماری accountability ہونی چاہیے۔ ہم اُس سے بالکل مبرّا نہیں ہیں۔ لیکن اگر fake accountability ہوگی جھوٹ پر مبنی ہوگی سچ نہیں ہوگا اور انفارمیشن غلط ہوگی تو وہ pinch کرتی ہے وہ آپ کی character assassination میں شامل ہوتی ہے وہ accountability میں نہیں ہوتی ہے character assassination اور accountability میں there is huge diffrence ہم accountability کے لیے 65 کے 65 لوگ یا ہمارے جیسے وہ politicians جو آج پارلیمنٹ میں نہیں ہیں ہم politicians اپنی accountability کے لیے we are not afraid ہم ہمیشہ تیار ہیں ہماری accountability ہونی چاہیے but we can not allow the character assassination of anybody,so you are the custodian of the House .

جناب اسپیکر: done sir

جناب قائد ایوان: I request you make a committee کہ وہ کمیٹی سائبر کرائم والوں کو بلائے اور جس کی مثال میں دے رہا ہوں۔ آج میں سردار صاحب کے ساتھ دوبارہ شیئر کرتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی کی میں دوبارہ بھی کر دیتا ہوں۔ آپ اس کے خلاف ہیں آپ کا کوئی پی ایس آئیں آپ کا کوئی ووٹر ہے ضروری نہیں ہے کہ اس کا standard اتنا نہیں ہے کہ آپ اس کے خلاف application دیں آپ کا کوئی ووٹر دے۔ ہم یہ assure کریں گے پورا ہاؤس مل کے assure کریں گے کہ ہم اس کو منطقی انجام تک پہنچائیں تا کہ ایک کو سزا ملے تو باقی اس پر سوچیں کہ اس کے بارے میں کیا بات کرنی ہے اور کیا نہیں کرنی ہے۔ اور اس بلوچستان leaks کے حوالے سے آپ سائبر کرائم والوں کو بلائیں آپ پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی بنائیں سردار صاحب کو اس کا سربراہ بنائیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے تھوڑی بہت اس کی انفارمیشن بھی ہے اس میں آپ دوسرے اپوزیشن کے دوستوں کو ممبر بنائیں اور lets have a آپ اگر joint investigation کمیٹی بنانا چاہتے ہیں آپ ایف آئی اے کی کمیٹی بنانا

چاہتے ہیں آپ پولیس کی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں گورنمنٹ کی مکمل سپورٹ آپ کے ساتھ ہوگی lets me an example out of them کوئی دو چار کو example بنا لیتے ہیں۔ ہم کسی نے کیا گروپ بنایا ہوا ہے، کسی نے کیا گروپ بنایا ہوا ہے۔ میرے بارے میں ایسی ایسی چیزیں منسوب کرتے ہیں کہ میں فلور آف دی ہاؤس پر آپ کو قسم کھا کے کہہ رہا ہوں کہ میرے فرشتوں کو نہیں معلوم ہوتا ایسی ایسی چیز منسوب ہو جاتی ہے ٹرانسفر پوسٹنگ بھی، چیزیں منسوب کرر ہے ہیں وہاں چیزیں منسوب کرر ہے ہیں کون لوگ ہیں۔ یہ کیسے پگڑی اُچھال سکتے ہیں کسی شریف آدمی کی ایم پی ایز کی آپ کے ساتھ سردار صاحب کے ساتھ میر صادق عمرانی صاحب موجود نہیں ہیں ان کے ساتھ میرے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ اور بھی میرا خیال ہے اپوزیشن کے کچھ دوستوں کے بھی نام آئے ہیں سردار صاحب کا بھی شاید نام ہے مطلب کہ یہ سلسلہ رکے گا تو نہیں untill and unless۔ اس کی conclusion کی طرف جائے تو I request you government will support you آپ اس پر کمیٹی بنانا چاہتے ہیں ہماری accountability on the cost of reputation, I repeat کہ ہماری accountability we are ready for that but for character assassination we cannot allow any body کہ وہ ہماری character assassination ہے accountability کرنا ان کا حق ہے accountability جس نے بھی کرنی ہے۔ لوگ کریں accountability کے ادارے کریں میڈیا کرے میڈیا میں جو stories آتی ہیں میں نے بہت سارے ایسے جرنلسٹ دوست ہیں کہ وہ ایک ایک story پر چھ چھ مہینے لگاتے ہیں۔ ایک ایک چیز کا پہلے evidence collect کرتے ہیں پھر وہ story دیتے ہیں تو ہم سب گزرے یہ میر ظہور بلیدی صاحب کے بارے میں ایک روڈ پہ بعد میں کیا ہے کہ ایک چھوٹی سی لائن پہ معافی نامہ جو character assassination ہے وہ اتنا بڑا ہے اور معافی نامہ اتنا سا ہے۔ کہ جی وہ غلطی ہوگئی ہے اُس غلطی نے میرا تو بیڑا غرق کیا میری character assassination تو ہوگئی یا اس sense میں سردار عبدالرحمٰن خان کی تو character assassination ہوگئی اور جب اس میں معافی نامہ آئیگا وہ اتنا سا ہوگا so اس کے بارے میں جو بھی ہاؤس فیصلہ لیتا ہے حکومت آپ کے ساتھ ہے شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: کمیٹی کا ممبر بنا لیتے ہیں۔ اچھا اس طرح ہے، سیکرٹری صاحب آپ بیٹھیں اپنی جگہ یہ جو سر! ایک منٹ مسئلہ حل ہوگیا سی ایم صاحب نے بات کر لی ہے۔ ایک منٹ مجھے اس پر رولنگ دینے دیں۔ نیشنل سائبر کرائم انویسٹیگیشن اس کے جو reginal Head ہے اُن کو طلب کیا جائے۔ اور جو جن آنریبل ممبرز کی ویڈیو بنی ہے، سردار عبدالرحمٰن کی سربراہی میں وہ سب اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ آپ کو ہم date اور time convey کریں گے۔ آپ سب نے

حاضر ہونا ہے اُس کو ہم بلا رہے ہیں اور اس مسئلے کو once for all جڑ سے اُکھاڑ دیتے ہیں۔ انشاء اللہ تقریباً۔ سر! ہو گیا۔ ابھی ایجنڈے پر آجائیں۔ that is done ۔رحمت صالح بلوچ صاحب۔ quickly please۔

میر رحمت صالح بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! مَیں آپ کا شکرگزار ہوں۔ مَیں آج اس مقدس ایوان میں تمام اسمبلی ممبران کا، حکومتی بینچز کا especially آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مَیں ایک بڑے سانحہ سے گزر رہا تھا۔ آپ تمام دوستوں نے اسمبلی کی کارروائی روک کر میرے شہید بھائی کی شہادت پر ایک ایسا میسج دیا اُن منفی قوتوں کو۔ مَیں تہہ دل سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بلکہ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی کو بے گناہ جو شہید کیا گیا۔ یہ ایسے منفی لوگوں کا کام ہے جو ایک پُرامن سیاسی و جمہوری آئین پاکستان کے دائرے میں جدوجہد کو accept کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن مَیں نے اس سانحہ میں بلوچستان کی رواداری کو زندہ دیکھتے ہوئے مَیں اُن تمام مذاہب کا، علماء کرام کا، ہندو برادری کا، عیسائی برادری کا، سکھ برادری کا تمام پارلیمنٹریز کا، وفاقی وزراء کا۔ اور اس ملک کے تمام اداروں کے سربراہان کا especially ایرانی کونسل جنرل کا۔ سب نے میرے ساتھ بنفس نفیس میرے گھر آکر میرے دسترخوان پر آکر مجھ سے ہمدردی کی۔ مَیں نے یہ دیکھا کہ یہ رواداری زندہ ہے کیونکہ کل اگر میرا بھائی تھا خدانخواستہ آنے والے دنوں میں کوئی اور بے گنا ہو سکتا ہے۔ لیکن مَیں اس فلور پر یہ میسج دینا چاہ رہا ہوں کہ جس جدوجہد کا ہم نے اعادہ کیا ہے ، ہمیں منافقت نہیں آتی ہے۔ جو لوگ ڈبل گھوڑوں پر سوار ہیں، بلیک میلنگ ایک طرف دوسرے فریق کو خوش کرو ایک طرف تیسرے فریق کو۔ ہمارا ایک ہی فریق ہے اس ملک کا پارلیمانی نظام، بااختیار پارلیمنٹ، اور ایک بااختیار اسمبلی اور عوامی نمائندگی کا حق ادائی۔ اس حق ادائی سے ہم بالکل مرعوب نہیں ہوں گے۔ مَیں یہ اُمید رکھوں گا کہ حکومتی ادارے امن امان فعال کرنے والے ادارے چاہیے جو قوتیں جس نے یہ انسانیت سوز واقعہ میرے خاندان کے ساتھ کیا، یا پہلے جن کے ساتھ ہوا ہے اُن کو expose کریں گے۔ چاہیے جس کی بھی سرپرستی حاصل ہو۔ مَیں اُن قوتوں کو سب کو یہ پیغام دینا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے ارادوں میں ہمارے پختہ سیاسی سوچ میں کوئی لرزش کوئی کمزوری نہیں آئیگی۔ موت برحق ہے۔ اور میرے بھائی کا سیاسی حوالے سے، قبائلی حوالے سے خاندانی حوالے سے کسی کے ساتھ نہ کوئی جھگڑا تھا اور نہ کوئی اس طرح کا معاملہ تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسے بے گناہ انسان کو بے دردی سے شہید کیا، اُن کے منہ پر اُن منفی قوتوں کے منہ پر کلنک ہے ایک کالا داغ ہے، مَیں سرخرو ہوں مجھے فخر ہے کہ مَیں ایک شہید کا بھائی ہوں مجھے اس بات پر کوئی گھبراہٹ نہیں ہے۔ کہ میرا بھائی خدانخواستہ کوئی زیادتی کرتے ہوئے مارا گیا۔ اسی طرح مَیں آپ کو بتاؤں اس نے ہمارے دل کو چھیر کر رکھ دیا۔ پانچ یا چھ سال پہلے میر ظہور بلیدی کے بھائی کو ایک نفیس انسان جو علاقے کو لوگوں کو عوامی حوالے سے نمائندگی کے حوالے سے، اسی طرح خیر جان کا بھائی جو میرا بھائی، جو میرا بھائی ہے شہید شفیع بزنجو دوران ڈیوٹی

پولیو ڈیوٹی کے دوران جن منفی قوتوں اور دہشت گردوں نے بولا کہ کلمہ پڑھو ہم آپ کو ماریں گے اُس نے کہا کہ مَیں نے نماز فجر پڑھ کر ابھی بھی باوضو ہوں۔ سامنے کھڑا ہو کر اُن لوگوں نے گولیاں ماردیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آج یہ صوبہ جو جل رہا ہے آج اس آگ کو بجھانے کی ضرورت ہے تاکہ کل باقی گھریں نہیں جلیں۔ یہاں جتنے میرے دوست بیٹھے ہیں سارے میرے لئے قابل احترام ہیں۔ یہ سب under threat ہیں۔ سب کی families کو خطرہ ہے۔ سب کے گھروں کو خطرہ ہے۔ نہ چادر چاردیواری کی عزت رہی ہے نہ رواداری کی عزت رہی ہے اور نہ روایت کو برقرار کرنے کی عزت رہی ہے۔ جو عمل ہورہا ہے آج صوبے میں وہ قابل مذمت ہے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 18 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے پہلے بھی آپ کو ایک چٹ دیا تھا۔ اپنا نام بھی لکھا تھا آپ کو۔ اصل بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب بلوچستان leaks کے بارے میں جیسے سی ایم صاحب نے کہا میرا بھی آیا تھا۔

جناب اسپیکر: done ہوگیا۔ سر! وہ ختم ہوگیا۔ وہ ہم نے کردیا ہے۔ آپ اُس کمیٹی کے ممبر ہیں۔

میر زابد علی ریکی: اصل بات یہ تھی کہ ہم اس پر بات کریں۔ last میں چیف منسٹر صاحب بات کریں کہ اس نے ایسی گند پھیلائی ہوئی ہے۔ میرا نہیں سارے منسٹرز اس میں سب، جو رہ گئے ہیں وہ بھی خوش نہیں ہوجائیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ بلیک میلنگ ہے۔ یہ زور آور ہے یہ جو بھی ہے۔ یہ مرد کا بچہ ہے آگے آجائے، سامنے آجائے، جو پیچھے سے وار کرتا ہے یہ نامرد کا کام ہے۔ اگر آپ میں جرأت ہے آپ آجائیں واشک میں مَیں آپ کو دکھاتا ہوں۔ میرا الحمدُ للہ 2024ء کا الیکشن ہوا۔ تو پہلے میرے 13 ہزار ووٹ تھے۔ اس دفعہ جب عوامی مینڈیٹ آیا تو میرا 18 ہزار کچھ ووٹ آگئے۔ اگر مَیں کرپشن کرتا، اگر مَیں بدنیتی سے تو میں واشک کا نمائندہ نہیں ہوتا۔ 2024 کا الیکشن آپ کے سامنے آیا تھا۔ CMIT بھی ہے، نیب بھی ہے سب آجائیں، مگر یہ جناب اسپیکر صاحب! مہربانی کریں آپ ہمارے جیسے سردار عبدالرحمٰن نے کہا یہ بندہ بلیک میلر یہ جو بھی ہے جو زور آور ہے۔ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں واللہ باللہ کسی کے باپ سے نہیں ڈرتے ہیں۔ عزت ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جیسے رحمت نے کہا کہ ایک دن مرنا ہے یہ کسی کا باپ کا، جب نبی ﷺ اس دنیا سے گئے ہیں کوئی نہیں بچے گا۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔۔۔

جناب اسپیکر: بے شک۔ done۔

میر زابد علی ریکی: اسی حوالے پر جناب اسپیکر صاحب مَیں نے آپ سے کہا تھا کہ اس پر ایکشن لے لیں۔ جیسے اگر کمیٹی کا سربراہ سردار عبدالرحمٰن ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ delay کرنے کا۔ کل ہی اس کو رکھیں۔ اس کو اور delay

نہیں چھوڑیں سر! ۔

جناب اسپیکر: جیسے ہمیں ٹائم ملے گا accordingly آپ کو convey ہوگا۔اور آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں آپ نے آنا ہے آپ نے ویڈیو کے ساتھ یہ سب اُن کے سامنے رکھیں گے انشاءاللہ۔

میر ظہور حسین بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): اسپیکر صاحب! مَیں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: no , no ایجنڈا کے اوپر۔زابد علی ریکی صاحب، آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔زابد علی ریکی صاحب! سوال نمبر پکاریں۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 18۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 18۔ایجنڈے کے بعد آپ کو ٹائم دونگا۔جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆18 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2024ء</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، <u>مورخہ 14 نومبر 2025ء کو مؤخر شدہ۔</u>

کیا یہ درست ہے کہ سال 24-2023ء کے دوران ترقیاتی اسکیمات کی منظوری کی مد میں فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے کن کن اضلاع میں اسکیمات کی منظوری/فنڈز جاری کئے گئے کی تفصیل دی جائے۔نیز اسکیم کا نام لاگت، تاریخ اور ضلع وار کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 ستمبر 2025ء۔

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے یہ question کیا تھا۔کہ 24-2023ء میں ترقیاتی اسکیمات کی منظوری کی مد میں فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے کن کن اضلاع میں اسکیمات کی منظوری/فنڈز جاری کیے گئے ہیں۔جناب اسپیکر! یہ 2024ء کا میرے خیال سے پی ایس ڈی پی ہے۔ یہاں جناب اسپیکر صاحب! واشک کی بہت سی اسکیمات رہ گئی ہیں۔ابھی 2025ء ہے اس میں باقاعدہ آپ کو مَیں دے دونگا یہ آپ لے لیں۔ہمارے پی اینڈ ڈی کے منسٹر بیٹھے ہیں۔ان میں سے بہت سی اسکیمات ابھی تک نہ ریلیز ہوئی ہیں نہ ٹینڈر ہوئی ہیں، نہ ان پر کام ہوئے ہیں۔یہ پی ایس ڈی پی میں آیا ہے بلوچستان اسمبلی سے پاس ہوا ہے آخر وجہ کیا ہے؟

جناب اسپیکر: اُس کی allocation ہے؟

میر زاہد علی ریکی: allocation ہے سب چیز ہے۔ پی ایس ڈی پی میں چھاپ ہوا ہے۔ بلوچستان اسمبلی میں پاس ہوا۔ با قاعدہ جناب اسپیکر صاحب! ابھی تک اس میں کام نہیں ہوا ہے۔ یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! مَیں آپ سے شیئر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ لے لیں جناب اسپیکر صاحب!۔ یہ وجہ کیا ہے ابھی تک اس کو پی اینڈ ڈی نے روکا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جناب اسپیکر! اس طرح ہے کہ 24-2023ء میں جب پی ایس ڈی پی بنی تو اُس وقت اسمبلی کا tenure ختم ہو رہا تھا۔ تو اُس وقت کی حکومت نے ایک بہت بڑے سائز کا PSDP بنایا۔ جس میں تقریباً کوئی 9788 اسکیمات شامل تھیں۔ جس میں 5 ہزار 68 اسکیمات نئی آئی تھیں۔ جب یہ حکومت بنی تو اُس میں یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ اتنا بڑا backlog تھا اور اتنا بڑا through forward تھا۔ ہمارا جو fiscal space اتنا نہیں تھا۔

جناب اسپیکر: please order in the House منسٹر صاحب کو سنیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: تو اُس وقت حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ جو اہم سیکٹر ہیں خصوصاً ہیلتھ، ایجوکیشن، اور پبلک ہیلتھ ان اسکیمات کو retain کریں اور باقی ماندہ اسکیمات ہیں اُن کی scrutiny اور feasibility دیکھیں۔ اس کے بعد فیصلہ کریں۔ تو اُس وقت کمیٹی بنی جس میں کوئی 1751 اسکیمات نئی میں سے retain کیا گیا۔ اور 3317 اسکیمات پی ایس ڈی پی سے delete ہوئے جن کا ٹوٹل Through forward 158 ارب روپے تھے حکومت کا خیال یہ تھا کہ یہ پیسے جو بچ جائیں گے وہ اسکیمات جو اجتماعی نوعیت کی ہیں یا جن کی اہمیت زیادہ ہے ان کو ہم جلد مکمل کریں گے اور fiscal space بچا کر نئی ہم پی ایچ ڈی پی کی تیاری کریں گے۔ تو وہ اسکیم اس زد میں آ گئے تھے اور اس میں یہ نہیں اس میں تقریباً تمام حلقے متاثر ہوئے ہیں اب اندازہ کریں کہ ایک پی ایس ڈی پی میں 5068 اسکیمات آئیں اس میں اکثر اسکیمات ایسی ہوں کہ جو اس وقت کے ممبران نے یہ سوچا تھا کہ ان کو الیکشن کے حوالے سے استعمال کریں تا کہ ان کے لیے ووٹ کا بندوبست ہو تو جو نئی اسمبلی آئی تھی تو وہ پرانی حکومت کی پرانی اسمبلی ممبران کی اسکیمات کو تو وہ نہیں کریں گے تو definitely جب ان کی اونرشپ نہیں ہوئی تو وہ اسکیمات فارغ ہو گئیں۔ شکریہ

جناب اسپیکر: thank you

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی زاہد صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: ہمارے منسٹر ظہور صاحب کہتے ہیں کہ جو اسکیمات ہیلتھ، ایجوکیشن، پبلک ہیلتھ اس میں ہم لوگوں نے دیکھا۔ جناب اسپیکر صاحب! لسٹ آپ کے سامنے ہے یہ خدانخواستہ اس میں آپ دیکھ لیں اگر اس میں کوئی اور چیز

ڈالا ہو آپ مجھے بتا دیں۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں ساڑھے تین ہزار اسکیمیں کھول دیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ساڑھے تین ہزار ہیں مگر یہ جو کہتا ہے ہم نے on کیا ہے یہ واشک کی اسکیمات آپ نے کیوں on نہیں کیے ہیں اس میں تو آپ دیکھ لیں نا اس کو وہ آپ کا حق بنتا ہے اس نے خود یہ کہا۔

جناب اسپیکر: نہیں on تو آپ نے کرنے تھے۔

میر زابد علی ریکی: نہیں کیا سر! پی اینڈ ڈی نے نہیں کیا سر! میں کیا کروں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کی پی ایس ڈی پی میں اس کو accommodate کرنا تھا۔

میر زابد علی ریکی: پی ایس ڈی پی میں ہے ہم نے دیا ہوا باقاعدہ ہم لسٹ دی ہے مگر on نہیں کیا ہوا ہے اس کا قصوروار کون ہے سر! میں تو نہیں ہوں منسٹر پی این ڈی میں تو نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! یہ جو اسکیمیں تھیں ان کو آنریبل ممبر نے on کرنا تھا اور اس کو اس کی پی ایس ڈی کے شیئر ایلوکیشن میں accommodate کرنا تھا۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر! اس طرح ہوا ہے کہ یہ دو سال پہلے کی بات ہے اب 25-2026ء چل رہا ہے اس وقت بھی جناب والا! ممبر تھے اس وقت بھی سی ایم آفس سے رابطہ کر سکتے تھے یا پی اینڈ ڈی سے رابطہ کر سکتے تھے اس وقت بڑے پیمانے پر اسکیمات نکالی گئیں اور جائز بھی بنتا تھا۔

میر زابد علی ریکی: نہیں جناب اسپیکر صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: کل کوئی اور حکومت آجائے

میر زابد علی ریکی: آپ نے یہ اسکیمیں کیوں delete کیے؟

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: یہ ضروری نہیں کہ وہ حکومت پچھلی اسمبلی کی جو اسکیمات ہیں جو unapproved ہیں ان کی approval دیں ان feasibility دے جو باقاعدہ۔۔۔

میر زابد علی ریکی: آپ جو اسکیمات اگر آپ کے ہیں ظہور صاحب! آپ نے اس کو on کیا ہے میری اسکیمات آپ نے delete کیے ہیں جس کھاتے میں آپ نے delete کیے ہیں۔ بلوچستان اسمبلی میں یہ پاس ہوا یہ پی ایس ڈی پی 23-2024ء کا کون سے رول کے مطابق جناب اسپیکر صاحب! آپ نے اس کو delete کیے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں۔

جناب اسپیکر: ریکی صاحب! ایک بات آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں پوری پی ایس ڈی پی جو تھی اس کے اندر جب

گورنمنٹ change ہوئی ہے اس کے اندر ساڑھے تین ہزار اسکیمیں جو ظاہر ہے مختلف ممبرز کی تھیں اس میں ممبرز میں سے جو نئے لوگ آئے تھے اس کو کچھ accommodate نئے پی ایس ڈی پی میں کر دیا تھا۔

(اذان عصر)

جناب اسپیکر: زابد علی ریک صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ کمیٹی بنی تھی اس کمیٹی نے ان کو delete کیے ہیں آپ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کی ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے جب اسمبلی میں آ جاتا ہے باقاعدہ 65 ایم پی ایز بشمول قائد ایوان اس پی ایس ڈی پی کو apporove کرتے ہیں پھر cabinet اس کو delete نہیں کر سکتی جناب اسپیکر صاحب! اور خدانخواستہ اس میں میں نے آپ دیکھیں یہ عوامی نمائندوں کی وہاں پہ کل بندوں کی اسکیمات on ہوئے ہیں جناب اسپیکر: just leader of the House please ذرا آپ ہماری مدد فرمائیں یہ کہہ رہے ہیں پی ایس ڈی پی میں اسکیمیں reflect ہوئی ہیں 2024-23ء میں وہ انہوں نے delete کر دیے کس کے پاس یہ اتھارٹی ہے کہ یہ delete کیے۔

جناب قائد ایوان: میں اس کا solution یہ نکالتا ہوں کہ آنریبل ممبر سے request کرتا ہوں کہ کل میرے دفتر تشریف لے آئیں وہاں منسٹر پی اینڈ ڈی کو بھی میں بلا لوں گا اور ان کا مسئلہ حل کر دوں گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے زابد ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے سر۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے done ہو گیا۔

میر زابد علی ریکی: بالکل ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب! آپ سوال نمبر 20 دریافت فرمائیں۔ again وزیر محکمہ۔۔

☆**20 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2024ء</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، <u>مورخہ 14 نومبر 2025ء کو مؤخر شدہ۔</u>

سال 24-2023ء کے دوران ضلع واشک کیلئے کل کتنی نئی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ہے۔ اسکیم کا نام جاری کردہ رقم کی تفصیل دی جائے۔ نیز ضلع واشک کے لیے جاری ترقیاتی اسکیمات کیلئے سال 24-2023ء میں کل کسقدر رقم جاری کی گئی ہے۔ اسکیم کا نام جاری کردہ رقم کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 ستمبر 2025ء۔

سال 24-2023ء کے دوران ضلع واشک کیلئے نئی اور جاری ترقیاتی اسکیمات کی مد میں 119 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں جن کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: concerned minister please

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اس میں question ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: سر! اس میں میں نے construction of the road ناگ ٹو واشک۔

جناب اسپیکر: جی

میر زابد علی ریکی: یہ وہ جگہ ہے جناب اسپیکر صاحب! ناگ سے واشک شارٹ کٹ میں تقریباً آپ کو آدھا گھنٹہ میں ناگ سے واشک آپ جا سکتے ہیں یہ روڈ ابھی تک on going ہے سر۔

جناب اسپیکر: Honourable members! order in the House please

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! فیز i، فیز ii اور فیز iii۔ فیز i ابھی تک complete نہیں ہوا ہے فیز ii پچھلے سال اُس کا بھی کام شروع ہوا ہے فیز iii کا بھی اِسی سال کام شروع ہوا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر اس روڈ کی allocation آپ اِس سال complete دیں گے تو مَیں کہتا ہوں کہ ناگ سے واشک آپ آدھے گھنٹے میں واشک ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس کی allocation ڈیپارٹمنٹ نے بالکل نہ ہونے کے برابر رکھی ہے۔

جناب اسپیکر: کتنی رکھی ہے allocation۔

میر زابد علی ریکی: یہ کم ہے سر، یہ ابھی تک complete نہیں ہے جب کنٹریکٹر کو بولتے ہیں کہتا ہے مجھے P&D ڈیپارٹمنٹ نے نہیں دی ہے مَیں کام تو slow کروں گا پانچ سال چلے گا چھ سال چلے گا سات سال چلے گا بھائی مین روڈ ہے ناگ ٹو واشک۔

جناب اسپیکر: کتنے کلومیٹر کا ہے یہ؟

میر زابد علی ریکی: یہ 70 کلومیٹر کا ہے۔

جناب اسپیکر: 70 کلومیٹر کا ہے؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں۔

جناب قائد ایوان: مجھے اگر اجازت دی جائے۔

جناب اسپیکر: جی جی Leader of the House

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! مَیں آنریبل ممبر کے P&D کے حوالے سے جو جو تحفظات ہیں جو یہ باتیں کر رہے ہیں مَیں نے کہہ دیا ہے ہم کل مل لیں گے ہم سارے مسئلے حل کر لیں گے جو ہم سے ہو سکا اِنشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب! آپ کے جو P&D سے متعلق جتنے بھی questions ہیں آپ سی ایم صاحب سے مل لیں تقریباً ٹھیک ہو جائے گا۔ ٹھیک ہو جائے گا۔

میر زابد علی ریکی: بس ٹھیک ہے کل قائد ایوان صاحب! اُس کو بُلا لیں۔ ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو جائے گا اِنشاءاللہ done, done۔ سوال نمبر 182 ,181 ,180 یہ سارے۔

میر زابد علی ریکی: مَیں نے ساری تیاری کی ہے کل یہ چیف منسٹر صاحب کے پاس جا کر ظہور صاحب کو بلائیں گے سر! یہ سارے اُن کے سامنے رکھیں گے۔

جناب اسپیکر: بالکل یہ سارے questions کو ہم disposed off کرتے ہیں۔ آپ اُن سے مل لیں۔ سوال نمبر 18,20,180,181,182 جو کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق ہیں disposed off کیئے جاتے ہیں۔ سید ظفر علی آغا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 119 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: سوال نمبر 119۔

☆**119 سید ظفر علی آغا، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 26 ستمبر 2024ء۔

کیا وزیر کیوڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 19 نومبر 2025ء کو مؤخر شدہ۔

نجی ہاؤسنگ اسکیم کن کن شرائط پر اور کتنی زمین یا ایکڑ پر NOC ملتا ہے۔ NOC کی سرکاری فیس کتنی وصول ہوتی ہے اور ابتک کتنے NOC جاری کئے گئے ہیں۔ جاری کردہ NOC کن کن افراد کے نام اور کن آفیسران کے دستخط سے جاری ہوئے ہیں کی مکمل تفصیل نام مع ولدیت شناختی کارڈ نمبر اور لوکل ڈومیسائل کی بھی تفصیل دی جائے؟

وزیر کیوڈی اے: جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 جنوری 2025ء۔

نجی ہاؤسنگ اسکیموں کے (QDA) کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی این او سی کے اجرا کو ٹاؤن پلاننگ ریگولیشنز 1995 (ترمیم شدہ 2007ء) کے مطابق ریگولیٹ کرتی ہے ان ضوابط کے تحت این او سی حاصل کرنے سے پہلے کچھ ضروریات کی تکمیل ضروری ہے جن میں مختلف محکموں اور یوٹیلیٹی سروس ایجنسیوں سے اجازت نامے یا این او سی حاصل کرنا شامل ہے۔

این اوسی کے لیے درکار بنیادی شرائط شامل ہیں:۔

لینڈ یوز سرٹیفکیٹ۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ سے زمین کے استعمال کی تصدیق کے لیے۔

این ای سی (نوانکمبر یس سرٹیفکیٹ) اور تازہ رپورٹ متعلقہ تحصیل آفس کی جانب سے زمین کے قانونی موقف کی وضاحت کے لیے۔

پانی اور صفائی کی فراہمی کا اجازت نامہ۔ پانی کی فراہمی اور نکاسی کے انتظامات کے (WASA) سے اجازت نامہ۔

گیس کی فراہمی کا این اوسی۔ سوئی سدرن گیس کمپنی گیس کنکشن کی دستیابی کے لیے اجازت نامہ۔

(QESCO) سے بجلی فراہمی کا این اوسی۔ زیر زمین پانی کی دستیابی کا این اوسی ضلعی واٹر کمیٹی (ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کے تحت) سے زیر زمین پانی کی دستیابی کی تصدیق کے لیے سرٹیفکیٹ ان شرائط کی تکمیل کے بعد چیف انجینئر، ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ، اور ڈائریکٹر ورکس پر مشتمل کمیٹی این اوسی درخواستوں کی تفصیلی جانچ کرتی ہے اور انہیں ڈائریکٹر جنرل کے پاس منظوری کے لیے بھیجتی ہے جو کہ حتمی اتھارٹی ہے۔ این اوسی جاری کرنے سے پہلے ایک عوامی نوٹس 15 دنوں کے لیے اخبارات میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ عوام یا کسی اور ادارے کی طرف سے کوئی اعتراض پیش کیا جاسکے اسکیم کے نقشے کا بھی ٹاؤن پلاننگ کے معیارات کے مطابق جائزہ لیا جاتا ہے جس میں یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ رہائشی علاقے کل رقبے کا 60% سے زیادہ نہ ہو۔ کمرشل ایریا کل رقبے کا 2% سے زیادہ نہ ہو۔ سہولت پلاٹس یا عوامی عمارتیں کم از کم 3% ہوں پارک اور گرین بیلٹ کم از کم 7% ہوں۔ سڑکیں اور گلیاں کم از کم 28% ہوں اور سڑک کی کم از کم چوڑائی 30 فٹ ہو اس عمل کے بعد تمام شرائط پوری ہونے پر این اوسی جاری کیا جاتا ہے۔ ٹاؤن پلاننگ ریگولیشن 1995 (ترمیم شدہ 2007) کے مطابق نجی ہاؤسنگ اسکیم کے لیے زمین کی کم سے کم حد مقرر کی گئی ہے اگر کسی اسکیم کیلئے زمین کا رقبہ 14 ایکڑ سے کم ہو تو وہاں سب ڈویژن ہاؤسنگ اسکیم بنائی جاسکتی ہے ایسی صورت میں ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ کو اختیار حاصل ہے کہ اگر قریب کی کسی اسکیم میں مسجد، اسکول یا کسی اور کمیونٹی اسپیس جیسی ضروری سہولتیں موجود ہوں تو وہ ان کے بغیر اسکیم کی منظوری دے سکتا ہے جبکہ اگر زمین کا رقبہ 14 ایکڑ سے زیادہ ہو تو وہاں مکمل ہاؤسنگ اسکیم بنائی جاسکتی ہے جس میں تمام سہولیات شامل کرنا لازمی ہوتا ہے ٹاؤن پلاننگ ریگولیشنز 2007 کے تحت نجی ہاؤسنگ سے مختلف فیس QDA اسکیموں کے این اوسی کے لیے وصول کرتا ہے پرانی شرح کے مطابق پلاننگ پرمیشن فیس 5000 روپے فی ایکڑ اسکروٹنی فیس 30000 روپے فی ایکڑ مقرر تھی حال ہی میں کیوڈی اے کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں ان فیسوں میں اضافہ کیا گیا ہے اب نئی شرح کے مطابق پلاننگ پرمیشن فیس 100000 روپے فی ایکڑ اسکروٹنی فیس 25000 روپے فی ایکڑ انجینئرنگ سروس ڈرائننگ فیس 25000 روپے فی ایکڑ اس کے علاوہ مورگیج ایگریمنٹ کے لیے اسٹامپ ڈیوٹی

فی ایکڑ لی جاتی ہے اور عوامی نوٹس کو اخبارات میں شائع کرنے کا خرچ بھی اسکیم مالکان کو خود ادا کرنا ہوتا ہے جو کہ 1000 روپے فی ایکڑ ہے۔

کیوڈی اے نے 47 نجی ہاؤسنگ اسکیموں کو این او سی جاری کیے ہیں تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جاری کردہ ہاؤسنگ اسکیموں کی تفصیل ان اسکیموں میں شامل تمام منصوبوں ان کے مقامات اور ان کے این او سی جاری ہونے کی تاریخوں کی مکمل تفصیل منسلک ہے آفیسران/ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ کی تفصیل ان آفیسران اور ڈائریکٹرز ٹاؤن پلاننگ کی تفصیلات جنھوں نے وقتاً فوقتاً این او سی جاری کئے ہیں۔

جن آفیسران کے دستخط سے 47 اسکیمات کے این او سی جاری ہوئے ہیں ان کے نام ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	شناختی کارڈ نمبر
1	عقیل حسین صاحب	افتخار حسین	54400-5591046-9
2	زاہد حسین بگٹی صاحب	ریاض حسین	54400-7015493-5
3	محمد اسلم صاحب		54400-8946620-3
4	ذین کاسی صاحب	عطاء محمد	54400-7054069-3

جناب اسپیکر: جی concerned minister please

جناب اسفندیار خان کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): جناب اِسکو پڑھا ہو تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ظفر علی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر صاحب! مَیں اِس سوال کے answer سے مطمئن ہوں ۔مگر ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں اِس کے حوالے سے کیوں کہ QDA ایک بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے اور جناب اسپیکر! جہاں جہاں اسکیمز بنی ہیں اِسی سے related میرا ایک مشورہ ہے یہاں پر زرغون ہاؤسنگ اسکیم کا ایک بہت دیرینہ مسئلہ ہے گیس کا اور infrastructure کے issues چل رہے ہیں باقی بھی اسکیمات ہیں مَیں اِنشاءاللہ تعالیٰ منسٹر صاحب سے بیٹھ کر اِس کے اُوپر بات کروں گا اِس کے لیے ایمرجنسی bases پر اگر کام کیا جائے تو لوگوں کا ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوجائے گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے thank you۔سوال نمبر 119 has been disposed off۔

جناب اسپیکر: **توجہ دلاؤ نوٹسز۔**

مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔ جی جی ایجنڈے پر چل رہے

ہیں میڈم! آپ کیا کر رہی ہیں۔جی

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ ماشاءاللہ زابد ریکی صاحب تو سی ایم ہاؤس جائیں گے ہمیں بھی سی ایم ہاؤس کا ٹائم دے دیں۔

جناب اسپیکر: آپ سوال دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: توجہ دلاؤ نوٹس: وزیر برائے محکمہ پی ایچ ای کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائیں گے کہ ضلع گوادر میں پینے کے پانی کا شدید بحران ہے۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے چار ڈیم خشک ہو چکے ہیں۔ اور اِس وقت گوادر اور اِس کے گرد ونواح کو ٹینکر کے ذریعے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔لہٰذا ضلع گوادر کے لیے پانی کے بحران کے مستقل حل کی بابت حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ پی ایچ ای پلیز۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پی ایچ ای): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ گوادر وہ کہتے ہیں نہ ایک بیمار۔۔۔

جناب اسپیکر: سو بیمار۔

وزیر محکمہ پی ایچ ای: نہیں نہیں مَیں نے اُن سے کچھ اور کہا ہے کہ ایک بیمار ہے اور چار ڈاکٹر ہیں تو کوئی ڈاکٹر اُس کو پیراسٹامول تجویز کرتا ہے تو کوئی پونسٹان تو کوئی پتہ نہیں کیا۔واقعی گوادر کا مسئلہ ہے اور مَیں یہاں بڑی ذمہ داری سے کہوں گا مولانا صاحب میرے سامنے بیٹھے ہیں کہ میری کوشش ہے کہ جس کا حلقہ ہے وہاں وہ ایم پی اے all in all ہوں۔اور ماضی میں بڑے اسکینڈل تو،اسکینڈل دو لوگوں کے زیادہ چلتے ہیں جن کو چلنے چاہیے اُن کے نہیں چلتے ایک فلمی اداکاروں کے اُن کے اسکینڈل بہت چلتے ہیں اور ایک جو پارلیمنٹ میں ہم منتخب ہو کر آتے ہیں ہمارے بھی بڑے اسکینڈل بنا دیئے جاتے ہیں۔تو ماضی میں بڑے اسکینڈل چلے کہ گوادر میں daily منسٹر صاحب کو پانچ کروڑ ملتے تھے تو monthly پتہ نہیں کتنے ملتے تھے۔الحمد للہ مَیں ذمہ داری اور فخر سے کہتا ہوں مَیں اپنی طرف سے اور مَیں اپنے ڈیپارٹمنٹ خاص کر میرے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ کوئی اِس پانی کے بیچنے کا ایک روپیہ ثابت کرے مجھ پر یا میرے سیکرٹری پر تو مَیں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ مَیں اِس ایوان کا حصہ نہیں رہوں گا اور دوسری بات یہ ہے کہ گوادر کا جہاں تک مسئلہ ہے حاجی صاحب کو ہم نے all in all وہاں کیا ہوا ہے۔ٹینکر بھی ہم نے اِن کے ذمہ لگائے ہوئے XEN بھی کو حکم دیا گیا ہے یہ مانیں گے یہاں ایوان کے سامنے تسلیم کا حکم دیا گیا ہے مولانا صاحب جس طریقے سے گوادر کے پانی کا مسئلہ حل کر سکتے ہیں وہ سمجھیں کہ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر سے لے کر سیکرٹری کا حکم ہے۔۔۔

this is

جناب اسپیکر: یہ تو آپ نے کسی کو all in all نہیں کیا ہے مولانا صاحب کو صرف کیا ہے۔

وزیر محکمہ پی ایچ ای: وہ تو ہماری جان ہیں واقعی بہت بڑا مسئلہ ہے گوادر کو اِس وقت مولانا صاحب نے اِس وقت خود وہ شیڈول بنایا ہوا ہے ٹینکروں کے ذریعے وہاں پانی کی rationing ہو رہی ہے۔مَیں گوادر کو نہیں مَیں اِس پر انٹرویو دے چکا ہوں کہ یہ جو PDMA ہے یہ قدرتی آفات کے لئے کوشش ہوتی ہے PDMA کی جتنی کسی کی مدد کر سکے۔ اِس وقت بلوچستان میں قدرتی آفات آپ کا زلزلہ آ گیا سیلاب آ گیا یا قحط سالی آ گئی مَیں تو اِس وقت اِس حد تک قرآن کا حوالہ دوں گا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں گندم کا ذخیرہ کیا گیا قحط سالی تھی بلوچستان اِس وقت اُس پوزیشن میں ہے۔ زراعت بیٹھ گئی ہے مویشی مر رہے ہیں مَیں تو اِس حد تک جاؤں گا کہ پینے کا پانی واٹر لیول نیچے چلا گیا ہے کیونکہ بارش ہو گی تو ڈیم بھریں گے اُن سے recharge ہوں گے تو ہر جگہ پر بہت بُرا حال ہے پورے صوبے میں ۔مَیں نے پہلے بھی عرض کی کہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں ہماری کابینہ کی بھرپور کوشش ہے کہ اس مسئلہ کو تھوڑا سا۔لیکن ہمارے محدود وسائل ہیں۔مرکز سے بھی ہم نے گزارش کی ہے۔ پلیز مجھے complete کرنے دیں تو مرکز سے بھی ہم، پھر مَیں اِس ایوان کے ذریعے اپنے سی ایم صاحب کو مرکز میں ہماری حکومت ہے آپ ہمارے ساتھی ہیں اُدھر سے بھی ہمیں مدد حاصل ہے۔اِس وقت جو بھی آپ کے حلقے کا آتا ہو گا کہ جی مجھے واٹر سپلائی چاہیے یا نوکری چاہیے۔ اس وقت دو ڈیمانڈیں ہیں اور کچھ بھی نہیں مانگتے ہیں۔ نہ روڈ مانگتے ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ مولانا صاحب ایک اچھے آدمی ہیں مَیں اِن سے یہ کہوں کہ ایوان میں بھی دُعا کروائیں اور وہ نماز استسقا ہوتی ہے وہ کروائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش لائے تاکہ ہم کسی کی محتاجی سے نکل جائیں۔ باقی بلوچستان حکومت اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے جس حد تک ہو سکتا ہے کر رہی ہے اُس کی مَیں مثال حاجی صاحب سے گوش گزار کروں گا کہ سینزک ڈیم ہے آپ کا 94 ہزار ایکٹر فٹ کی اُس کی صلاحیت ہے ذخیرہ کرنے کی ۔ یہ گونبد کلدان پاک ایران 250 سرحدی علاقہ ہے جیوانی کے پانی کی ضرورت پوری کرنے کی توقع ہے یہ ہم کر رہے ہیں۔سوسٹر آبی وسائل یہ سوسٹر کاریز یہ 25 سال سے آپ کے گوادر کو پانی دے رہی تھی لیکن ابھی بارش نہیں ہے تو وہ بھی نیچے چلی گئی ہے تو پی ایچ ای اِس پر آپ کے ساتھ کھڑی ہے تو جس طریقے سے آپ چاہتے ہیں آپ ہمارے گوادر کے پی ایچ ای کے منسٹر ہیں آپ جیسے حکم کریں گے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں مَیں اِس ایوان میں آپ کو ذمہ داری سے بتا رہا ہوں مزید آپ کی ڈوسئی ڈیم ہے چرچے زئی جسائمزئی ڈیم کلمت کے لیے بروبالی ڈیم کے لیے feasibility ہم نے تیار کی ہے بجٹ آ رہا ہے آپ اُس میں رکھیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہمیں احساس ہے کہ واقعی پورے بلوچستان میں ہر جگہ اِن کے پیر کوہ سی ایم صاحب کا میرا علاقہ ہے بالکل ہی بُرا حال ہے

مویشی تو مر رہے ہیں انسانوں کے پینے کا پانی مطلب جو گڑھے ہم بنا کر بارش کا پانی زخیرہ کرتے تھے وہ بھی خشک ہو گئے ڈیم خشک ہو گئے تو اللہ سے ابھی ہم ہاتھ اُٹھا کر اُس کے حضور میں کہہ سکتے ہیں کہ قحط سالی جو پانی کی کمی آئی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ بارش لائے تاکہ ہمارا یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب اسپیکر: thank you مولوی صاحب ابھی تک مطمئن نہیں ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بالکل بات یہ کہ اِس حوالے سے جو سردار صاحب نے کہا مَیں تو گوادر کی طرف سے سی ایم صاحب، منسٹر صاحب اور حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ چار ڈیم خشک ہونے کے باوجود ابھی گوادر کے ہر گھر میں پانی جا رہا ہے لیکن اِس میں جو توجہ دلاوں یہ ہے کہ پہلے جب میری ذمہ داری لگائی مَیں بتاؤں کے پہلے شروع میں جب سی ایم صاحب اور منسٹر صاحب نے کہا 10 لاکھ گیلن per day ہم میرانی ڈیم سے ٹینکر کے ذریعے منگوا رہے تھے اور بہترین پی ایچ ای کے نظام ساتھ دس لاکھ کو ویسے دس لاکھ کے پیسے بھی جا رہے تھے ہمارے پیسے تھے ہم دس کو ابھی تین لاکھ پر لائے ہیں۔ دس لاکھ per day پیسے جا رہے تھے اب تین لاکھ per day پر ہم لائے ہیں اِس نظام کی وجہ سے اِس سسٹم کی وجہ سے لائے ورنہ ڈیمانڈ کریں کہ حکومت بھی پیسے دے پیسے کس کے حکومت کے تو نہیں ہوتے ہمارے ہوتے ہیں۔ تو اِس میں میری ڈیمانڈ یہ ہے کہ ٹینکر کے ذریعے پانی فراہمی بھی پانی کا ضایع ہے پہلے بھی سردار صاحب نے درست کہا اربوں روپے ٹینکر پر خرچ ہوئے پانی کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ ہمیشہ گورنمنٹ پر تنقید کرتے ہیں تعریف بھی کر دیں تقریباً گورنمنٹ کام بھی تو کر رہی ہے۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں تعریف کر رہا ہوں مَیں سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کر رہا ہوں سردار صاحب کا شکریہ ادا کر رہا ہوں اُنھوں نے الحمدللہ ہماری ٹیم سیکرٹری پی ایچ ای وہاں کے پی ایچ ای کی پوری ٹیم انتظامیہ ہم سب مل کر متحد ہیں کہ پانی کی feasibility میرانی ڈیم سے مَیں نے کی تھی یہ سی ایم صاحب کہہ دیں کہ میرانی ڈیم سے گوادر فی الفور پانی باقی ڈیموں پر بھی کام ہو رہا ہے کوشش کریں گے اگلی دفعہ جب ہماری حکومت جب ہمارا سسٹم چلا جائے اگر دس سال بھی گوادر میں بارش نہ ہو ہم ٹینکر کے ذریعے پیسہ ضائع نہ کریں۔

جناب اسپیکر: very good، thank you جی. Leader of the House please

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! میں on the lighten note توجہ دلاؤ تو اُس چیز پر دلائی جاتی ہے جس پر توجہ نہ ہو۔ وہ تو مولانا صاحب کو پتہ ہے کہ ہماری مکمل توجہ ہے گوادر کے پانی پر۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

جناب قائد ایوان: اب جی خیر میں تھوڑی سی تفصیلات پر جانا چاہتا ہوں تفصیلات میں جانے سے پہلے on the floor of the house let me appreciate honourable minister for PHE, Secretary PHE, GDA کے جو چیئرمین ہیں جو میرے پرنسپل سیکرٹری ہیں اور GPA کے جو DG ہیں چیئرمین ہیں GPA کے نور بلوچ صاحب اور مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب پہلے دن سے ہم سب نے collective efforts سے ایک چھت کے نیچے بیٹھ کے جیسے سردار صاحب نے کہا کہ defferent doctors ہیں ہم نے ڈاکٹر ایک کر دیا کہ آپ ایک بندہ lead پر ہوگا اُس پر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن جو سابقہ ہمارے ڈپٹی کمشنر تھے حمید الرحمٰن صاحب اور کمشنر صاحب so everyone participated اور ہم نے اِس دفعہ ایک ایسا organised system introduced کیا کہ جس طرح سردار صاحب نے فرمایا کہ PHE میں ماضی میں ان ٹینکرز مافیا کے ذریعے آڈٹ رپورٹ آپ کی اسمبلی میں آ چکی ہے نام لینا اُن لوگوں کے مناسب نہیں ہے اربوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے۔ آج میرا بھی یہ چیلنج ہے جو سردار صاحب نے چیلنج دیا ہے anybody who can proof a single penny کہ PHE کے کسی XEN نے PHE ڈیپارٹمنٹ GDA نے GPA نے ڈپٹی کمشنر نے کمشنر نے اگر اِس پانی کے provision میں ایک روپے کی بھی کرپشن ہو رہی ہے تو I will be held resposible میں اُس کی ذمہ داری سے آپ کو کہہ رہا ہوں۔ اب اِس کا permanent solution کیا ہے؟ جناب اسپیکر! دیکھیں permanent solution تو اِس کا یہ ہے کہ ہم desalination plant دُنیا بھر میں introduce ہوئے ہیں وہ کر کے ہم گوادر کو پانی دیں، so let's be honest with each other کہ اِس سے پہلے جو ہمارے desalination plants کا حال ہوا وہ بھی ماضی کا قصہ ہے میں اُس پر بھی نہیں جانا چاہتا اور ہماری capacity نہیں ہے اُن کو run کرنے کی۔ because یہ مرسیڈیز کاریں ہیں یہ اتنے آرام سے ان میں اتنے sophisticated systems ہیں کہ اِن کو چلانے کے لیے آپ کو بہت resources چاہئیں تو جو simple solution ہے وہ یہ ہے کہ میرانی ڈیم سے پانی لایا جائے اور اس کی feasibility کے لیے ہم نے PHE کو پیسے دے دیے ہیں PHE کو time frame بھی دیا ہے اور اُس time frame کے مطابق وہ کام کرے پھر appreciation ہے منسٹر اور سیکرٹری صاحب کے لیے کہ جو time frame میں نے اُن کو دیا ہے اُس time frame کے اندر وہ کام کرتے ہوئے اُنہوں نے feasibility report almost complete کر لی ہے اب problem ہے resources کی کہ یہ کوئی 28 بلین rupies ہیں 28 بلین rupies کے قریب ہیں۔ تو 28 بلین rupies میرا خیال ہے correct me if I am wrong

گورنمنٹ آف بلوچستان کے تو شاید capacity نہیں ہے ہم نے گورنمنٹ آف پاکستان سے request کی فیڈرل گورنمنٹ سے because port وہاں ہے GPA وہاں ہے GDA وہاں ہے تو فیڈرل گورنمنٹ کا یہ کام ہے کہ وہ ہمیں اِس پر support کرے ساتھ ساتھ ہم نے صرف فیڈرل گورنمنٹ پر بھی rely نہیں کیا we are in negociation with ADP, World Bank کہ وہ ہمیں finance کرے so that ہمارے لوگ ہیں گوادر کے لوگ ہمارے ہیں اگر فیڈرل گورنمنٹ نہیں کرتی ہے کیا ہم اپنے لوگوں کو پانی نہ دیں؟ ہم نے فیڈرل، ADP سے اور ورلڈ بینک سے ہم نے کیس put-up کیا ہوا ہے کہ وہ ہمیں اِس میں fund کرے so that ہم اِن 28 بلین rupies کے جو پروجیکٹ ہیں PHE کو task کریں کہ وہ within one year اُسے complete کرے so that وہ وہاں سے بھی ہم پانی لے آسکیں ۔so اِس وقت تک جو current situation ہے current situation میں ہم کوئی 28.86 گیلن، 28 لاکھ گیلن ہم per day provide کر رہے ہیں اور اِس impartial طریقے سے کر رہے ہیں کہ there is no hue and cry normally یہ ہوتا تھا کہ ٹینکر مافیا سے hue and cry مچتا تھا لوگ پیسے دیتے تھے so this is a success story of providing water without any corruption, without any ہیرا پھیری تو this credit goes to the Government this credit goes to the Minister PHE, Secretary PHE جو GDA کے لوگ ہیں اُن کو، مولانا صاحب کو خود کو تو میرا خیال ہے کہ یہ بہت ہی ایک ہماری success story ہے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں مولانا صاحب کا کہ وہ ہمیں appreciate کر رہے ہیں ہماری توجہ already ہے مزید توجہ کی ضرورت ہوئی۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب قائد ایوان: مزید توجہ دیں گے ایک لمحہ بھی ہم بے توجہی نہیں کریں گے گوادر کے معاملے میں۔

جناب اسپیکر: thank you۔نہیں اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ irrespective of the political affiliation سارے ممبرز آپ کے اِس کام کی تعریف کرتے ہیں and the credit goes to you and your team congratulations۔میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

حاجی زابد علی ریکی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔وزیر محکمہ پی ایچ ای کی توجہ ایک مسئلے کی جانب مبذول کراؤنگے کہ ضلع کوئٹہ میں پینے کے صاف پانی کی صورتحال اِنتہائی تشویشناک ہے کوئٹہ میں پانی کی سطح خطرناک حد تک نیچے چلی گئی ہے اور اِس

وقت کوئٹہ کے اکثر علاقوں کے عوام بہ امر مجبوری ٹینکرز کے ذریعے غیر معیاری پانی حاصل کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں مختلف بیماریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا ضلع کوئٹہ میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کی بابت مالی سال 2025-26 میں کل کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے نیز منگی ڈیم کی تکمیل کے لیے اِس سال کتنا بجٹ ریلیز کیا گیا ہے اور کب تک یہ منصوبہ مکمل ہوگا؟

جناب اسپیکر: جی concerned minister please

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: یہ آواز کدھر سے آرہی ہے؟ یہ باتیں اُوپر میڈیا والے please یہ آپ کی آواز یہاں تک ہاؤس میں آرہی ہے please keep quiet please۔ جی۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: زابد ریکی صاحب سے میں پوچھوں گا کہ وہ آباد واشک میں ہیں یا کوئٹہ میں ہیں؟ کہاں سے؟ آپ کوئٹہ کا سوال کر رہے ہیں۔ تو دیکھیں پھر واشک کی بات ہمارے ساتھ مت کرنا۔ کوئٹہ کے MPA 9 بیٹھے ہیں جناب اسپیکر صاحب! وہ کوئٹہ کا نہیں بتا رہے ہیں اور زابد ریکی صاحب آباد واشک سے ہیں آ کے کوئٹہ کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ واشک سے مطمئن ہیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تو اِس کا مطلب ہے کہ آپ واشک سے مطمئن ہیں ہمارے محکمے سے؟

جناب اسپیکر: بالکل مطمئن ہیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: thank you بس یہ بھی بہت بڑی بات ہے زابد صاحب گزارش ہے کہ میں نے پہلے بھی اِس ایوان میں یہ گزارش کی تھی کہ جب سے ہم نے یہ محکمہ لیا ہے اِتنا زورآور مافیا ہے یہاں واٹر ٹینکرز کا، اِتنا زورآور مافیا ہے میرا خیال ہے ہمارے ایوان کے تمام ممبران کے گھر تو ہیں کوئٹہ میں ہر ایک کی رہائش ہے۔ اِنہوں نے والومینوں کو خریدا ہوا ہے، اُن کو monthly pay کرتے ہیں اِن ٹیوب ویل ڈرائیورز کو مطلب ایک بہت بڑا مافیا ہے جس کو بڑے طریقے سے سلیقے سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اِس کو سیدھا کریں۔ پھر یہاں پی ایچ ای میں دو بہت ہی طاقتور قسم کے آفسر تھے جو کچھ تصور ہی نہیں کر سکتے تھے میں نام نہیں لوں گا اُن کا کہ اُن پر کوئی ہاتھ ڈالے گا الحمدللہ یہ credit میرے محکمے کو جاتا ہے اور میں نے اُس پر stand لیا ہے اور بہت ساری چیزیں آئی ہیں وہ میں اِدھر share نہیں کرنا چاہتا ہوں میں پانی کے مسئلے پر آجاتا ہوں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں ہمارے دو تین پراجیکٹس چل رہے ہیں کیوسیپ چل رہا ہے انشاءاللہ اُس کو بھی ہم آگے بڑھا رہے ہیں۔ اُس کی کچھ مشینری کی advance payment

ہوئی تھی تو ابھی تک مشینری نہیں آئی ہے تو انشاء اللہ ہماری کوشش ہے کہ وہ مشینری بھی آجائے جو ہمارے ٹیوب ویل لگے کیوسیپ کے پروگرام میں ہم اُس میں بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہماری پہلی کوشش، اچھا میں یہاں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دوں گا بہت بڑی خوبصورت مثال ہے کہ میں نے آتے ہی کہا کہ یہ جو والو مین ہیں اُن کی physical verification کی جائے۔ اب پتہ یہ لگا واسا کے ذریعے کہ جناب کچھ تو باہر کے ملکوں میں دبئی انگلینڈ پتہ نہیں کہاں کہاں رہ رہے ہیں اچھا جب physical verification شروع ہوئی تو آپ یقین کریں گے جناب اسپیکر صاحب! آپ یا میں وہ گاڑی ہمارے پاس نہیں تھی کلف لگے کپڑوں میں اُس گاڑی میں آیا اور اُس کمیٹی کے سامنے پیش ہوا اُنہوں نے کہا جی آیئے حضور اُن کو تو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ بہت بڑی چیز آگئی ہے V8 گاڑی ہے latest model کی اور کلف لگے کپڑے ہیں اور پتہ نہیں rolex ہاتھ میں ہے تو اُس نے کہا کہ جی میں verification کرانے آیا ہوں تو اُس نے کہا جی آپ کس کی سفارش کرنا چاہتے ہیں اُس نے کہا میں خود وال مین ہوں۔ بات ہی ختم ہو گئی۔

جناب اسپیکر: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تو اِن لوگوں پر ہاتھ ڈالنا اِن کو آہستہ آہستہ سیدھا کرنا ہم لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے جو کوئٹہ کے لیے ہے منگی ڈیم اُس میں مَیں معذرت خواہ بھی ہوں۔ سی ایم سے کہ ہم نے دسمبر کی date دی تھی کہ ہم دسمبر میں انشاء اللہ اُس کو تکمیل تک پہنچائیں گے۔ لیکن آپ کو اور ہمیں بھی پتہ ہے بلوچستان کی یہ law and order کی situation کے تحت بھی پھر بہت ساری چیزیں element اس میں ملیں۔ تو اُس میں ہمیں دو جگہ سے hurdle ہوئی۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہم مل کے چلا رہے تھے لیکن اس stage میں فیڈرل گورنمنٹ نے کہا کہ جی ہمارا کام نہیں ہے ابھی آپ جانیں آپ کا یہ پرجیکٹ جانیں۔ تو thanks to ہمارے سی ایم اُنہوں نے اس پر ایکشن لیا اور اس سال ہمیں 2 بلین روپے دیے۔ میں انشاء اللہ زابد ریکی تو میرے دوست ہیں باقی جو 9 MPAs اِدھر کوئٹہ کے بیٹھے ہیں انشاء اللہ انشاء اللہ مارچ تک ہم اُس کو complete کریں گے انشاء اللہ اللہ نے چاہا تو باقی حالات واقعات بدلتے رہتے ہیں۔ اور جون میں انشاء اللہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اُس سے باضابطہ پانی کوئٹہ کو سپلائی ہونا شروع ہوگا۔ اور یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کوئٹہ کا تو میں، وہ تو پہلے میں نے مولانا صاحب سے گزارش کی دُعا مانگیں اُس بڑی ہستی کے سامنے سرنگو ہوں۔ کیوں کہ منگی ڈیم میرے دوست کے علاقے سے آرہا ہے تو اِن کا بھی تعاون ہمیں درکار ہوگا۔ میں آپ کے توسط سے کوئٹہ کے عوام پر احسان تو نہیں ہے سرکار کا پیسہ ہے لیکن جو خصوصی طور پر سی ایم صاحب نے توجہ دی ہے میں اپنی طرف سے اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اور کوئٹہ کے عوام کی طرف سے کیوں کہ میں بھی اسی

کا حصہ ہوں یہاں رہتا ہوں تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔اور انشاءاللہ جون میں ہم اس کو on air کریں گے۔

جناب اسپیکر: okay done done. اچھا زابد علی ریکی صاحب ایک اور چیز آپ کی information کے لیے recently اسلام آباد میں ایک کانفرنس ہوئی تھی donors کے ساتھ foreign donors کے ساتھ P&D کے زیر اہتمام اُس میں سیکرٹری PHE بھی تھے اور main focus اُن کا کوئٹہ کے پانی کی provisions پر تھا۔میرے خیال میں وہ لوگ agree بھی ہو گئے ہیں اور اُن کی طرف سے بھی heavy amount کوئٹہ کے پانی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے بہت جلدی PHE department کے پاس آ جائے گی۔سیکرٹری صاحب is well aware of it he is around تو اُن کو پتہ ہے اُنہوں نے کانفرنس attend کی ہے i was there through out the day ایک روز ہ ورکشاپ تھی۔تو انشاء اللہ یہ مسئلہ میری نظر میں جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ انشاءاللہ یہ جلد از جلد حل ہو جائے گا۔

حاجی زابد علی ریکی: جناب اسپیکر جیسا سردار عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ کوئٹہ میں پتہ نہیں MPAs نہیں ہیں کہ آپ واشک سے آ کے کوئٹہ کے مسئلہ پر بات کر رہے ہیں،

جناب اسپیکر: نہیں نہیں آپ بلوچستان کے ہیں۔

حاجی زابد علی ریکی: شاہد ہو سکتا ہے کوئٹہ میں MPAs ہیں تو اُن لوگوں کے گھر میں پانی جا رہا ہے۔مگر میں کہتا ہوں کوئٹہ میں اکثر جگہوں میں یہ ٹینکر مافیا لوٹ مار کر رہے ہیں تین، چار ہزار ہر کوئی بندہ آ رہا ہے یہ تو نہیں ہوتا ہے کہ میں خالی اپنے واشک کو focus کروں کوئٹہ، پشین اور ہر جگہ میں ہو ہمارا حق بنتا ہے ہم بلوچستان کے نمائندہ ہیں ہم ہر جگہ کو highlight کریں گے۔

جناب اسپیکر: بھائی ہماری نظر میں آپ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر رہیں۔

حاجی زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ سردار عبدالرحمٰن صاحب آپ سے اور قائد ایوان صاحب سے ایک ریکوئسٹ ہے خدارا یہ سیکرٹری PHE کو ٹرانسفر نہیں کریں آپ اس کو چھوڑیں۔ٹھیک ہے ٹرانسفر پوسٹنگ جب ایک بندہ ابھی گیا پھر یہ کام نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر: ہاں جب deliver کر رہا ہے تو پھر اُس کو چلنا چاہیے۔

حاجی زابد علی ریکی: اُس دن ہم لوگوں نے PAC میں یہ منگی ڈیم کا ہم لوگ وہاں آئے تھے تو اُس دن سیکرٹری صاحب نے assurity دی ذمہ داری اُٹھائی کہ اگر انشاءاللہ کوئی مسئلہ نہیں ہو جائے جیسا سردار صاحب نے کہا یہ تین چار مہینے میں بالکل ہم اس کو فائنل کریں گے۔مگر بات یہ ہے سردار صاحب کہ یہ منگی ڈیم سے آپ کے کوئٹہ کا پانی یہ

100% میں سے 20% کو cover کرے گا۔ 80% اور پانی کا مسئلہ حل نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! تو یہ باقاعدہ پبلک ہیلتھ کے سیکرٹری صاحب پتہ نہیں آئے ہیں یا نہیں آئے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب اِدھری ہے۔

حاجی زابد علی ریکی: سر! اچھا وہ وہاں ہے۔ بات یہ ہے کہ اُس نے باقائدہ کہا کہ یہ 25% یا 20 کوئٹہ کو دے دیں گے باقی 80%,70% جناب اسپیکر ابھی بھی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سیکرٹری صاحب کی good books میں آ گئے ہیں۔ آپ نے اُس کی تعریفیں کر لیں۔

حاجی زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں ایک بات بتاؤں نہ واللہ بہت ایماندار بندہ ہے میں آپ کو صاف بتا دیتا ہوں۔ میں نے اُس کو دیکھا ہوا ہے۔ سردار صاحب آپ بھی ایماندار ہیں۔

جناب اسپیکر: ہو گیا ہے منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہے ایک منٹ آپ سنیں سب سنیں رولز کے مطابق دیکھیں توجہ دلاؤ نوٹس پر صرف اور صرف محرک بول سکتا ہے اور اُس کے department کا جو منسٹر ہے وہ جواب دے سکتا ہے۔ ایسا ہی ہے آپ تشریف رکھیں ہم آپ کو پڑھ کے سنا دیں۔ تو بیٹھ جائیں تشریف رکھیں پلیز۔ دکھائیں ذرا یہ اپنا رولز میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں ایک منٹ آپ سنیں۔ اچھا دیکھیں اصغر ترین صاحب آپ کے لیے ہے اس نوعیت کی جہاں بحث پر پابندی ہے اُس میں کیا ہے اس نوعیت کے سوالات و جوابات پر کوئی بحث نہیں ہوگی توجہ دلاؤ نوٹس کے محرک رُکن کو جواب دینے کا حق نہیں ہوگا اور کسی دوسرے رُکن سوائے وہ رُکن جس نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہو۔ کو توجہ دلاؤ نوٹس پر بولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ آپ کی information کے لیے kindly اس کو اپنے پاس نوٹ کر لیں۔ آگے چلیں۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد صادق عمرانی صاحب، میر ظفر اللہ خان زہری صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب، محترمہ شہناز عمرانی صاحبہ، اور ڈاکٹر ربابہ بلیدی صاحبہ نے آج تا اختتام اجلاس سے جب کے میر سلیم احمد کھوسہ صاحب، میر علی حسن زہری صاحب، نواب زادہ زرین خان مگسی صاحب، جناب اشکوک کمار صاحب، جناب روی پہوجہ صاحب اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

مجلس قائمہ برمحکمہ مال کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔ چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ مال مجلس کی رپورٹ پر آغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ جی چیئرمین صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! اس میں اگر پہلے اس پر سفارشات ہم نے کچھ دی تھیں اگر پیش کرنے سے پہلے اگر میں وہ بیان کرلوں تو اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب اسپیکر: کیا چیز دوبارہ بتائیں؟

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جب کمیٹی بیٹھ گئی تھی آغا خان کی پراپرٹیز کا جو اُن کا طریقہ کار ہے وہ پیش کرنے سے پہلے ہم نے کچھ سفارشات دی تھیں جس میں اصغر ترین صاحب، برکت علی رند صاحب اور جو کمیٹی کے ممبرز تھے۔ ہم نے یہ ریکوئسٹ کی تھی کہ یہاں اُن کی پراپرٹیز سرینا ہوٹل ہے صرف جو اُن کا بزنس سینٹر ہے۔ اُس سے بزنس کما تا ہے ایک اُن کی کچھ پراپرٹیز جو گوادر میں واقع ہیں وہ اُنہوں نے خریدی ہیں تو اس بنیاد پر اِن کا جو trust کی جو properties ہیں وہ automatic اُن کے نام پر جو پرنس آغا خان جو اُن کی death ہوتی ہے تو جو next ہوگا اُن کے نام پر یہ transfer ہوگئی ہے۔ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے ایک ریکوئسٹ کی تھی وہاں ہم سب نے مل کے کہ آغا خان وہ پاکستان کا نمبرون اگر کہہ دیں تو میرے خیال سے پراپرٹی کے لحاظ سے اور اپنی جو اُن کی آمدن ہے اُن کے لحاظ سے نمبرون پر ہوگا۔ اور گورنمنٹ کے ساتھ وہ ہر ایک فیلڈ میں وہ اپنا cooperation کرتا ہے۔ بلوچستان کے لیے ہم نے یہ سفارشات دیں ہم اُس پر پابندی نہیں لگاتے ہیں یہ ایک سفارش ہے آغا خان ٹرسٹ سے کہ یہاں اگر اُن کے hospitals موجود ہیں جس طرح ایک بہت بڑا hospital کراچی میں اُن کا ہے اور اُن کے ساتھ اُن کے میڈیکل کالجز ہیں جہاں ہمارے بلوچستان کے students کے لیے وہ اگر مقصد جو اُن کی scholarship ہیں وہ اُن کے دے دیں ہمارے غریب طلباء کو میرٹ کی بنیاد پر اور وہاں آغا خان ہسپتال میں اگر علاج معالجے کی ضرورت ہو کوئی غریب بندہ ہو جو وہاں جا رہا ہو جو لاکھوں روپے خرچہ آتے ہیں اُن کو جو وہاں اُن کی concession یا اُن کا علاج مفت ہو ہم ان سفارشات کے ساتھ ہم نے اِن کی یہ جو پراپرٹیز یہاں ہیں جس طرح پاکستان میں رولز اور ایکٹ کے تحت جو اُن کو ٹرانسفر کرنے کی وہ رہی ہے تو وہاں ہم یہ ریکوئسٹ کریں گے اور بعد میں اُس کو وہ اسی طریقے سے جو دوسرے صوبوں میں ہو رہا ہے اُن کی منتقلی automatic وہ ہوگی۔ تو یہ سفارشات ہیں کہ وہ ہماری گورنمنٹ کے through ہم اُن سے ریکوئسٹ کریں کہ کالجز میں ہسپتالوں میں ہمارے غریبوں طلباء اور ہمارے مریضوں کا خیال

رکھا جائے۔تو میں اس کو پیش کرنے کی اجازت لیتا ہوں۔مَیں چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ مال تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ برآغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 دسمبر 2025 تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا مجلس قائمہ برمحکمہ مال کی رپورٹ برآغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 دسمبر 2025 تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ مال مجلس کی رپورٹ برآغا خان پراپرٹیز (جانشینی اومنتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) پیش کریں گے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: مَیں چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ مال مجلس کی رپورٹ برآغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس قائمہ برمحکمہ مال کی رپورٹ برآغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: please order in the House وزیر برائے محکمہ مال آغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مَیں سردار عبدالرحمٰن کھیتران، وزیر برائے محکمہ مال کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ برآغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا آغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ مال آغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مَیں سردار عبدالرحمٰن کھیتران، وزیر برائے محکمہ مال کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بر آغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہذا آغا خان پراپرٹیز (جانشینی اور منتقلی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ خزانہ جس کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔** چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ خزانہ مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 38 مصدرہ 2025) پیش کریں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: مَیں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ خزانہ مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 38 مصدرہ 2025) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس قائمہ برمحکمہ خزانہ کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 38 مصدرہ 2025) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خزانہ بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 38 مصدر (2025) کی بابت تحریک پیش کریں۔جی منسٹر صاحب۔

میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔مَیں وزیر برائے محکمہ خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 38 مصدرہ 2025) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 38 مصدرہ 2025) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خزانہ بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

2025ء (مسودہ قانون نمبر 38 مصدر (2025) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: مَیں وزیر برائے محکمہ خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 38 مصدرہ 2025) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 38 مصدرہ 2025) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025) کا پیش کیا جانا۔**

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ زراعت بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025) پیش کریں گے۔

وزیر محکمہ خزانہ مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: مَیں وزیر خزانہ، وزیر برائے محکمہ زراعت کی جانب سے بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 41 مصدرہ 2025) کا پیش ہوں۔لہٰذا اسے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: محترم اسپیکر صاحب! آپ سے گزارش ہے۔اگر اِسی سیشن کے دوران جو کمیٹی اِس پر debate اور discussion کر لیں۔تا کہ اِسی میں اِس کی منظوری ہو تو۔۔۔

جناب اسپیکر: اِس پر meeting تو ہوگی۔پھر ایک meeting اگر ہو جائے اُس کے بعد سیکرٹری صاحب اس کو آپ دیکھ لیں possibility جو بھی بنتی ہے پھر اُس کے مطابق کریں۔

جناب اسپیکر: **بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025) کا پیش کیا جانا۔**

وزیر محکمہ لوکل گورنمنٹ بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025) پیش کریں گے۔

وزیرمحکمہ خزانہ مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: مَیں وزیرخزانہ، وزیر برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی جانب سے بلوچستان انیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان انیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025) پیش ہوں۔لہٰذا اِسے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

ایک منٹ point of order پرڈاکٹر صاحب first then you sit accordingly پھرآپ کے پاس آینگے۔جی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب !مَیں ایک issue کی جانب آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔کل میں ژوب جارہا تھا تو راستے قلعہ سیف اللہ اور ژوب میں سینکڑوں کے حساب سے گڈز ٹرک وہ کھڑے تھے اور مَیں نے جا کر جب اُن سے دریافت کیا اُن کے یونین سے مَیں نے ملاقات کی۔تو اُنہوں نے کہا کہ بھئی یہ Strike ہے کیوں کر رہے ہو اور یہ تو بہت سے لوگ یہاں کھڑے ہیں بہت ٹرک کھڑی ہیں۔ یہاں تو نہ ہوٹل ہے نہ کچھ ہے کھانا کہاں سے کھا رہے ہو کس تکلیف میں ہو۔تو اُنہوں نے کہا کہ 08 تاریخ سے Strike پر ہیں۔لیکن ہمارا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔Strike کیوں کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ جب ہم جاتے ہیں پنجاب تو وہاں ایک ایک ٹرک ،جب کہ اُنہوں نے مجھے وہ چالان کے فارم بھی دکھائے۔ایک لاکھ روپے تک کا ایک دن کا بھی ایک ٹرک کا چالان ہوا تھا۔ بھائی کیوں ہوا ہے؟ کہتے ہیں کہ معمولی،معمولی چیزوں پرہمیں چالان کیا جاتا ہے۔ ہماری روزی ہماری کمائی یہی ٹرک ہے جو کہ ہم دن رات محنت کر کے یہاں سے پنجاب، خیبر پختون خواہ یا سندھ جاتے ہیں۔لیکن وہاں ہمیں اتنا تنگ کیا جاتا ہے کہ وہاں لاکھوں کے حساب سے ہمیں جرمانہ کرتے ہیں ہمارے لیے کچھ بھی نہیں بچتا ہے۔اِس لیے ہم نامکمل طور پر Strike کی ہے اور جب ژوب شہر میں مَیں گیا۔تو وہاں جو ہمارے تاجر تھے دکاندار تھے اُنہوں نے کہا کہ شہر میں جو پنجاب ،سندھ یا خیبر پختون خواہ سے جو ضرورت کی چیزیں ہم لوگ لاتے ہیں وہ بھی اب ٹرک والے نہیں لا رہے ہیں اور آخر ایسا ٹائم آئے گا اگر کچھ دن اور بھی رہے تو یہاں کھانے پینے کی اشیاء بھی ناپید ہو جائیں گی۔

جناب اسپیکر ok

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب! یہ جو ٹینکر والے تھے وہ ہاں بھی موجود تھے۔انہوں نے بھی یہ کہا کہ ہم شاید یہ کچھ دن تک جو ہمارے پٹرول پمپ ہیں یہ بھی ناپید ہو جائے گا اور لوگ لوگوں کی آمد درفت مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ جناب اسپیکر صاحب !اب میں گورنمنٹ آف بلوچستان سے یہ ریکوئسٹ کرتا ہوں۔کہ وہ مرکزی گورنمنٹ سے یا پنجاب گورنمنٹ سے یا پنجاب کی جو ہماری چیف منسٹر مریم نواز صاحبہ ہے اُن سے کوئی بات چیت کریں ان کے ساتھ کوئی رابطہ

کریں اور غریب یہ جو ڈرائیورز ہیں جو دن رات محنت کرتے ہیں اور ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا رات ایک اسٹیشن پہ دن کو دوسرے اسٹیشن پہ ہوتے ہیں محنت مزدوری کرتے ہیں کل آپ یقین کریں۔ کچھ ہمارے پاس ایسے ڈرائیور تھے یا ٹرک مالکان تھے انہوں نے کیا کیا میں اپنی گاڑی جو قسط پر لی ہوئی ہے اب ہم قسط دینے پر بھی مجبور ہیں۔ ہم قسط تک نہیں دے سکتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب اس کے لیے کوئی یا سی ایم صاحب یا گورنمنٹ آف بلوچستان۔۔۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب اس میں یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے recently ایک انہوں نے چالان کے حوالے سے قانون پاس کیا ہے اپنے صوبے کے لیے تو وہ اگر اُس سے ہٹ کے کچھ اور ہے تقریباً وہ مجھے نہیں پتہ لیکن اس کے مطابق ہو رہا ہے پھر وہ اس کے Leader of the house وہ ان کا آپ کو بہتر کر سکیں گے۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جو قانون پاس ہوا ہے میں نے یہ بھی دریافت کیا۔ جناب اسپیکر صاحب اب میں نے اُن کو کہ کیا آپ لوگ وزن زیادہ رکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر: بہت heavy چیلنج کرتے ہیں تقریباً اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: تو یہاں یہ مسئلہ ہے میں اگر گورنمنٹ آف بلوچستان بھی اس کو take up کرے تو ہماری نیک نامی بھی ہوگی ہماری گورنمنٹ کے ساتھ یہ جو ٹرک ایسوسی ایشن ہے ان کی sympathies بھی آجائیں گی تو اس لیے میں۔۔۔

جناب اسپیکر: Leader of the House سر! اس میں اگر آپ کچھ تھوڑا سا add کرنا چاہیں یہ پنجاب میں ہمارے لوگوں کے بڑے heavy قسم کے ٹریفک چالان کرتے ہیں ان کے متعلق اُنہوں نے کچھ کہا ہے تقریباً کوئی ایسی گنجائش بنتی ہے کہ وہاں سے رابطہ کیا جائے کوئی۔۔۔

جناب قائد ایوان: سر! دیکھیں پنجاب گورنمنٹ وہ بہت زیادہ رولز اینڈ ریگولیشنز جو ان کے ہیں انہوں نے implement کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ جس میں نہ صرف ٹرک ڈرائیورز ہیں بلکہ in fact موٹر سائیکل رائڈرز ہیں ہیلمٹ ہے میں کل اپنے ایک دوست کے جنازے میں اللہ تعالیٰ اُن کو غریق رحمت کرے ہماری میڈیا ٹیم کا بھی حصہ تھے راجہ مطلوب صاحب بہت خوبصورت ہمارے دوست بھی تھے تو میں اُن کے جنازے پہ گیا ہوا تھا جہلم سرائے عالمگیر اور تو وہاں میں نے دیکھا کہ ہر بندے نے ہیلمٹ پہنا ہوا ہے بہت law binding اور تو this is law is, تو law means order.

جناب اسپیکر: yes

جناب قائد ایوان: وہ آرڈر انہوں نے implement کرنا شروع کر دیا ہے وہ جب آرڈر implement

ہونا شروع ہو گیا ہے initially ظاہر ہے ٹرانسپورٹ والے بھی irritate ہو رہے ہیں because ان کو بھی عادت 100,100 ٹن 20 allowed ٹن ہے، وہ 100 ٹن لوڈ کر کے جاتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ positive چیز ہے اگر پنجاب گورنمنٹ اس پر implement کر رہی ہے ہمیں بھی کرنا چاہیے کہ جو law ہے اس پر implement ہونا چاہیے تو میں تو کم سے کم کس طرح ان کو جا کے کہوں کہ آپ لوگوں کو چالان نہ کریں اگر law کی violations کر رہے ہیں تو ان کو چالان نہ کریں یا heavy چالان نہ کریں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو نہیں ہو سکتا۔

جناب قائد ایوان: what ever law is it is for every one and I myself is paying کیونکہ پہلے مجھے پتہ نہیں تھا اسلام آباد میں ایک گاڑی میرے نام پہ رجسٹرڈ ہے وہ auto system آ گیا کوئی کیمرے لگے ہوئے تھے وہ گاڑی میرا کوئی ڈرائیور وغیرہ چلاتا ہے کبھی کون چلاتا ہے تو 8,10 چالان ایک ہفتے میں گھر آ گئے تو this is what دنیا اُس طرف جا رہی ہے تو ہمیں بھی بلوچستان میں بھی جانا چاہیے unfortunately ہم نہیں جا رہے non custom paid گاڑیاں ہیں اور بہت کچھ ہے۔ اگر وہ پنجاب گورنمنٹ law کو avide کر رہی ہے تو ہمیں اُن کو appreciate کرنا چاہیے نہ discourage کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: ok thank you ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب اصغر علی ترین صاحب آپ سے گزارش ہے دیکھیں عصر کی نماز بھی نہیں پڑھی اور مغرب کا ٹائم بھی quickly approaching آپ جتنا جلدی ہو سکے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب میں ایک اہم موضوع پہ آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: leader of the House کہہ رہے ہیں کہ آپ کو ٹائم نہ دیا جائے۔

جناب اصغر علی ترین: اُن کی مہربانی جناب اسپیکر صاحب دو issues ہیں پچھلے دنوں آپ نے بھی دیکھا ہوگا سوشل میڈیا پہ ہم نے بھی دیکھا کہ کوئٹہ شہر کے اندر کسٹم اہلکار رات کو جاتے ہیں تاجروں کی دکانوں کے تالے توڑتے ہیں اور ان سے یہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس جو مال پڑا ہوا ہے non custom paid ہے۔ جناب اسپیکر صاحب سوال تو یہ ہے کہ ابھی تو بارڈر سارے بند ہیں بارڈرز پہ کوئی آمد و رفت نہیں ہے دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ اُس بارڈر سے چاہے وہ تفتان ہے چاہے وہ چمن ہے چاہے جو بارڈر ہے اُس بارڈر سے یہ سامان یہاں تک کیسے پہنچ ہے؟ تیسری بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب کیا آپ کے کسٹم اہلکار رات کے بجائے دن کو نہیں آ سکتے۔ ایسے سامان پڑے ہوئے ہیں جو custom paid ہیں جو کراچی سے آتے ہیں۔ اب جو کلیکٹر صاحب ہمارے آئے ہوئے ہیں انہوں نے اپنی

efficient ہوں بڑا efficiency دکھانے کے لیے یا اپنی وردی دکھانے کے لیے یا بالا حکام کو دکھانے کے لیے لوگوں کے گداموں میں گھس کے تالے توڑ کے سامان نکال کے راتوں رات پھر آپ نے کیا نہ میں نے کیا۔ جناب اسپیکر صاحب یہاں صوبائی حکومت وجود رکھتی ہے صوبائی حکومت بیٹھی ہوئی ہے کم از کم یہ اگر آپ چلیں دیہاتوں میں کرتے ہیں بارڈر areas میں کرتے ہیں constitution میں باقاعدہ جناب اسپیکر صاحب! ایک circle دیا ہوتا ہے ایک radius دی ہوتی ہے کہ اس radius۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں تو بارڈر area میں بھی تو بارڈر cross کر کے آتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: نہیں جناب اسپیکر صاحب! روکنا کس نے منع کیا اب رات کو تین بجے آپ تاجر کے تالے توڑیں گے اُن کا یہ claim ہے کہ ہمارے کسٹم میں ہمارے پاس DG کے documents پڑے ہوئے ہیں ہمارے پاس سب کچھ available ہے اب یہ تو کوئی مناسب عمل نہیں کہ رات تین بجے مالک گھر میں ہو اور آپ آ کے تالا توڑ دیں انکے سامان نکال کے لے جائیں۔ یہ تو بالکل مناسب یہ کہاں ہوا ہے مجھے جناب اسپیکر صاحب نے کہا ہوتا رہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ اُن کی غیر موجودگی میں یہ کام کرتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: بالکل اگر آپ کو شک ہے آپ دن کو چلے جائیں اور دوسری بات ہے کہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ بارڈر سے یہاں تک پہنچا کیسے کتنی چیک پوسٹیں آپ کی ہیں اتنے لوگ کھڑے ہیں اتنے لوگ پوچھتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: تو یہ ایک اس پہ حکومت کو تھوڑا سا وہ ہونا چاہیے۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب! طور ناصر کے مقام پہ NHA روڈ بن رہی ہے۔

جناب اسپیکر: طور ناصر کے مقام۔

جناب اصغر علی ترین: جی جی آپ بھی چمن جاتے ہیں۔ آپ کی بھی گزر گاہ ہے سی ایم صاحب پچھلے دنوں ڈی ایچ اے گئے تھے ہم بھی جاتے رہتے ہیں جناب اسپیکر صاحب اُس روڈ کو اکھاڑا گیا ہے جو بالکل ٹھیک ٹھاک تھا آپ بھی اس کے گواہ ہیں کتنے پشتون اضلاح کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ زمرک صاحب اس بات کے گواہ ہیں سارے گواہ ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! صحیح سلامت روڈ کو اکھاڑا گیا جبکہ اس کے برعکس مشرقی بائی پاس پچھلے چھ سال سے دربدر پڑا ہوا ہے آدھا کام ہوا ہے آدھا نہیں ہوا ہے وہ incomplete پڑا ہوا ہے اور انہوں نے طور ناصر سے آگے روڈ شروع

کر دیا۔ نمبر ون اور جناب اسپیکر صاحب جب بھی NHA یا کوئی بڑا ادارہ یا کوئی بڑی کمپنی کوئی روڈ بناتی ہے تو متبادل راستہ دیتی ہے کہ جی اس پہ کام ہو رہا ہے آپ متبادل۔ انہوں نے کوئی متبادل راستہ نہیں دیا یہ روڈ جو انٹرنیشنل ہے جس نے چمن بارڈر پہ جانا ہے جس نے پنجاب جانا ہے ایک ایشین مصروف ترین شاہراہ ہے اُس پہ کام شروع کیا ہے مگر متبادل کوئی روٹ نہیں دیا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے۔

(اس موقع پر میر رحمت صالح بلوچ، چیئرمین نے اجلاس کی صدارت سنبھال لی)

جناب چیئرپرسن: السلام علیکم! thank you سر! جی اصغر ترین صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب اصغر علی ترین: رحمت صاحب میں آپ کو welcome کرتا ہوں۔

جناب چیئرپرسن: thank you dear آپ continue کریں.

جناب اصغر علی ترین: جناب چیئرپرسن صاحب! اب بات یہ ہے کہ متبادل روڈ دینے کے بجائے درمیان میں سیخ لگائے ہیں سر! یہ وہی جو دوسرا روڈ ہے اُس سے گزر رہا ہے وہ سیخ سے بھی گر جاتا ہے کسی گاڑی سے لگ کر سریا کبھی ایک گاڑی کے ٹائر میں کبھی اگلی گاڑی کے ٹائر میں کبھی اگلے ٹائر میں اور انجینئر صاحب ہم پشین سے آرہے تھے کم از کم 45 منٹ رش میں کھڑے رہے 45 منٹ کے بعد ہم اترے کہ بھائی کہتے ہیں جی میں فلاں آفیسر فلاں ہوں بھائی متبادل راستہ کہتے ہیں متبادل آپ ڈبل پہ آرہے ہیں۔ تو جناب چیئرمین صاحب یہاں ڈپٹی کمشنر صاحب اور کمشنر صاحب بیٹھے ہیں کوئٹہ کے۔ کوئی بھی فیڈرل پروجیکٹ شروع ہوتا ہے اُس کو پہلے دیکھا جائے متبادل راستے دیئے جائیں۔ خدا کی قسم جناب اسپیکر صاحب ہمارے سابق گورنر ملک عبدالولی کاکڑ صاحب وہ میرے پاس ایک دن آئے گپ شپ لگائی میں گورنر جعفر صاحب کے پاس جا رہا ہوں اس روڈ کے حوالے سے اس روڈ سے ہم اتنے تنگ آگئے ہیں۔ تو جناب اسپیکر! متبادل راستہ دیں۔ ان کو کیا ہے صوبہ حکومت کو چاہیے کہ ڈپٹی کمشنر یا کمشنر کو بولیں اِن سے بات کریں ہمیں متبادل راستہ دیں بجائے یہ کہ پبلک خوار ہو ذلیل ہو اور یہ جو مشرقی بائی پاس ہمارا رہ گیا پہلے یہ بنا دیں اس کے بعد ریکوئسٹ ہے این ایچ اے سے کہ پھر آگے یہ بنا دیں بہت شکریہ چیئرپرسن صاحب۔

جناب چیئرپرسن: thank you. جی ظفر آغا صاحب زمرک خان صاحب ظفر آغا صاحب کے بعد آپ کو ٹائم دیں گے۔

جناب اصغر علی ترین: میں ایک اور topic پر بات کرنا چاہوں گا یہاں پہ بات ہوئی منگی ڈیم کے حوالے سے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرپرسن: آپ مختصر کریں مغرب نماز نزدیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں یہ ریکوئسٹ کرنا چاہتا ہوں کوئی بھی پروجیکٹ آپ بنائیں کوشش کریں کہ وہ پبلک کی needs پوری کریں منگی ڈیم آپ نے بنایا ہوا ہے منگی ڈیم آپ کو پتہ ہے کوئٹہ شہر کو کتنے پانی گیلن کی ضرورت ہے جناب چیئرمین صاحب! 60 ملین گیلن کی ضرورت ہے آپ کو کوئٹہ شہر کے پانی کے لیے اور منگی ڈیم کتنے گیلن پانی دے گا آپ کو پتہ ہے سر! 8 ملین گیلن پانی دے گا تو کتنا پرسنٹ ہوا۔

جناب چیئرپرسن: بہت کم۔

جناب اصغر علی ترین: 60 ملین گیلن اور آٹھ ملین گیلن کتنا فرق ہوا، تو جناب اسپیکر صاحب مستقبل میں آنے والی گورنمنٹ سے ریکوئسٹ کی جاتی ہے کہ کوئی بھی ڈیم اگر آپ بناتے ہیں کوئی پروجیکٹ ہونا تھوڑا سا بڑا بنایا اچھا بنا ہے تا کہ پبلک کی needs پوری ہو اگر وہ ابھی دیکھیں وہاں پہ ہم چونکہ PAC میں بیٹھے ہیں یہ کیس ہمارے پاس بھی آیا ہے وہ geniune اُن کی بات PD کے اور ڈیپارٹمنٹ کے حالات ٹھیک نہیں ہیں اگر دسمبر میں کھڑا تھا مارچ میں چلا گیا ہے لیکن کوئی بھی اگر پروجیکٹ ہم بناتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرپرسن: اصغر صاحب thank you آپ کا پوائنٹ نوٹ ہو گیا۔ جی انجینئر صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جی شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی انجینئر صاحب۔ ایک منٹ انجینئر صاحب کو دیدیں پھر آپ۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: مَیں بیٹھ جاؤ؟

جناب چیئرمین: جی please آپ continue کریں انجینئر صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: مولانا صاحب آپ موقع تو دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ مجھ سے مخاطب ہو۔ آپ chair سے مخاطب ہو۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: سر! مَیں دو چیزوں پر بات کرنا چاہتا ہوں شکریہ۔ ایک تو اصغر ترین صاحب نے جو بات کی سی ایم صاحب کی توجہ چاہیے یہ پورا کوئٹہ کو اُنہوں نے اُکھاڑا ہے آپ سمنگلی روڈ دیکھ لیں، آپ سریاب روڈ دیکھ لیں مَیں مختصر بات کرتا ہوں میں اور یہ ساتھ تھے 45 منٹ وہاں رُکے یہ خود کہاں ہیں اِنہوں نے رُکا ہوا ہے دوسری بات یہ ہے کہ متبادل راستہ نہیں ہے رش لگی ہوئی ہیں۔ اور اس کے ساتھ FC کی پانچ پوسٹیں لگی ہوئی ہیں آپ یارو سے لے کر کچلاک کوئٹہ میں دو پوسٹیں لگی ہوئی ہیں یہاں سے جاتے ہوئے بھی اور آتے ہوئے اُن کی تلاشی لی جاتی ہے ابھی مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ کوئٹہ سے باہر جاتے ہوئے اِن لوگوں کی تلاشی کیوں لیتے ہیں؟ اور کرتے کیا ہیں؟ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ کہاں جارہے ہیں؟ بس اور کچھ نہیں ہے اور ایسا zigzag دیکھیں کوئی پچاس، ساٹھ گاڑیوں کا رش لگا ہوتا

ہے۔مقصد اِس کوتھوڑا حل کرنا یا کوئٹہ میں بھی اور مَیں سمجھتا ہوں یہ پولیس کی کیا کارکردگی ہے؟ یہ ہم نے جو پولیس کے حوالے پورا بلوچستان کر دیا ہے پولیس کی ایک چیک پوسٹ تو ہمیں نظر نہیں آ رہی ہے کہ پولیس کہاں ہے جب FC کی یہ کارکردگی ہم نے پورا شہراُن کے حوالے کیا ہوا ہے۔ جناب سی ایم اِسکوذرا آپ دیکھ لیں یہ رش اور لوگ اور مریض نہ جاسکتے ہیں نہ بوڑھا نہ بوڑھی عورت یہ بچے سارے تکلیف میں ہیں یہ تو یہاں ،ایک اہم issueمیں سر!مختصر سی ایم صاحب ہمارے mines and mineral actsکے تحت۔

جناب چیئرمین: سنجے کمار صاحب پلیز آپ توجہ دیں آپ حکومتی بینچز میں ہو آپ لوگ سُن نہیں رہے ہیں honourable member کوکہ issue کیا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب چیئرمین صاحب!مَیں جب mines and mineral actجب پاس ہوا اس پر بہت سے تحفظات آئے اِس پر بہت سی شکایات آئیں اور یہاں تک ہماری ساری پارٹیاں باہر یہاں اندر بیٹھی ہوئی پارٹیاں جو ہیں کورٹ تک پہنچ گئیں وہاں پر CP لگایا۔ بعد سی ایم صاحب نے ہمیں یہ آفر بھی دی کہ آپ اپنی ایک قرارداد لائیں قرارداد کی صورت میں اِس کو پیش کریں اُس سے پہلے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب کی سربراہی میں ہم سب بیٹھ گئے ہیں ہم نے ایک draft تیار کیا اُس draft کی صورت ہم نے یہاں قرارداد پیش کی کہ اِس کا ازسرِنو جائزہ لیا جائے گا۔لیکن پھر ابھی ہماری پارٹیاں اور ہمارے جو باہر stakeholders بیٹھے ہوئے ہیں اُن کی پھر یہی آوازیں اُوپر آ رہی ہیں کہ وہاں آج تک اُس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا مَیں سی ایم صاحب سے یہ request کرتا ہوں کہ تھوڑا سا اگر اِن کو دیکھ لیں کہ ایک میٹنگ بلائیں کہ جو ایسے points ہو جو ہمارے بلوچستان کے مفاد میں نہ ہوں اور ہماری پارٹیوں کو اُن پر شکایت ہو اور اِس کو ازسرِنو ٹھیک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اُس پر ہمارے ساتھ مل کے اُس کو حل کرنے کوشش کی جائے۔شکریہ۔

جناب چیئرمین: Sir! آپ ظفر آغا کو سُنیں گے پھر آپ سب کا جواب اکٹھے دیدیں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): ایسا نہیں مَیں نے honourable Speaker! آپ کی kind permissionسے because I have to leave۔

جناب چیئرمین: جی ok please ۔

جناب قائد ایوان: مَیں نے ایک condolance کے لئے جانا ہے پھر late ہو رہا ہے مَیں صرف یہ mines and mineral act پر بات کرنا چاہتا ہوں honourable اسپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ mines and mineral act جب یہاں آیا تو ہم نے consensus build اُس consensus build کرنے کے

بعد ہم نے اُس کو پاس کرایا اسمبلی سے پھر اُس کے بعد تھوڑا سا ہمارا دوستوں کو شاید یہ خدشہ آیا کہ اُس میں کچھ چیزیں غلط ہوئیں تو مَیں نے اُس وقت بھی کہا کہ یہ کوئی قرآن وحدیث تو ہے نہیں ہم اِس میں پھر changes لے آتے ہیں مَیں نے تمام mining activity بلوچستان میں روک دی from that day till now as we speak لیکن اُس کے باوجود اب تو پھر لیڈر آف دی اپوزیشن یا اپوزیشن کے دوست یا وہ دوست جو CPs لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اب ایک ہمارے دوست ہے وہ بہت قابل احترام ہے اُن کی ضد ہے کہ CM اپنا executive order دیدیں اب CM اپنا executive order کیسے دیدیں؟ کہ اِس اسمبلی نے ایکٹ پاس کیا ہوا ہے؟ مَیں نے verbally دے دیا ناں کام تو رُک گیا ہے تو کام رُکا ہوا ہے اب ضرور اُس میں سے وہ کیڑے نکالنے ہیں۔ جناب اسپیکر! اب تو کام ہے اپوزیشن کا کہ اپوزیشن والے بیٹھیں ہمارے پاس تشریف لے کر آئیں we are waiting from there response کہ جب اُن کا response آئے گا we are there to sit ہم بیٹھنے کو تیار ہیں لیڈر آف دی اپوزیشن سے یہ پوچھیں کہ وہ ہمیں بتائیں ہمارے پاس آئیں جو لوگ باہر ہیں ہم نے اُن کو چٹیاں لکھی ہیں خطوط لکھے ہیں کہ آپ آئیں اور بیٹھیں اگر آپ نے points scoring کرنی ہے روزانہ اخبار فیس بک اپنی وہی تقریریں حقوق کھا گیا فلاں ہو گیا ڈمکاں ہو گیا، اُس کا میرے پاس جواب کوئی نہیں ہے۔ میں I request on your behalf سے honourable opposition leader میری کل بھی اِن سے بات ہوئی وہ لگے ہوئے ہیں اپنی طرف سے تو ہماری طرف سے there is no like nothing چاہتے ہیں کہ ہم دوبارہ consensus build اگر consensus build ہو گیا تو so بسم اللہ نہیں ہوا تو we are majority ہم اُس کو پاس کرلیں گے دوبارہ جس پر consensus build وہ مرضی سے کریں گے جو نہیں ہوا اُس پر پاس کرالینگے یا رُک جائیں گے یا جو بھی ہوگا atleast کوئی draft تو ہمارے سامنے آنا چاہیے بہت عرصہ ہو گیا کب تک اِس mining activity کو مَیں روکے رکھوں گا for one month, for two months آخر کچھ نہ کچھ تو اب آپ کو کرنا پڑے گا۔حضور! thank you so much۔

جناب چیئرمین: جی thank you سی ایم صاحب honestly اگر مَیں کہوں مَیں extremely appreciate کرتا ہوں آپ کے اقدامات کو espacially mines and mineral bill پر جس طرح سیاسی جماعتوں نے ایک آواز اُٹھائی تھی آپ نے اُس پر action لیا اور مَیں یہی رولنگ دوں گا کہ لیڈر آف اپوزیشن جلد از جلد میٹنگ کال کریں تمام سیاسی جماعتوں کی recommendation لے کر حکومتی بینچز کے ساتھ بیٹھیں اور اِس بل کو واپس اسمبلی میں put کریں ۔

جناب قائد ایوان: Thank you Sir!

جناب چیئرمین: جی۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): سی ایم صاحب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کیوں کہ ہم نے میٹنگ بلائی۔ اور ساری جماعتوں کو اِس پوزیشن پر لے کر آئیں۔ اُنہوں نے کہاں کہ میرے پاس ابھی recently دو، تین دن پہلے mines and mineral والے آئے تھے اور نوابزادہ حاجی لشکری رئیسانی صاحب نے بھی رابطہ کر لیا کہ میں نے اپنا draft بنا دیا اور ہم نے اپنی جماعت سے بھی کہا ہے دوسری جماعتوں کو بھی مَیں آج فلور پر بھی کہہ رہا ہوں ویسے بھی مَیں نے اُن سے کہا ہے کہ جن جن دوستوں نے اپنا draft بنایا ہے تو وہ لے کے آئیں اِس کو بٹھا کے تا کہ ہم ایک میٹنگ کر کے پھر ہم گورنمنٹ کے پاس جا کر اِس پر مذاکرات کر لیتے ہیں اور اُس میں جو بھی چیزیں ہیں۔ مَیں بالکل یہ late ہو رہا ہے ہماری وجہ سے ہو رہا ہے ہم اپنی اِس کو مانتے ہیں لیکن کوشش کریں گے۔ یہ جلد سے جلد ہم اِسکو کر لیں۔

جناب چیئرمین: thank you۔ جی آغا ظفر صاحب اُس کے بعد مولانا صاحب آپ۔ ٹائم کا خیال رکھیں آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: اِنشاءاللہ۔ پہلے تو جناب اسپیکر! مَیں وزیراعلیٰ بلوچستان کو appreciate کرتا ہوں جو ایئر پورٹ روڈ کی جو خوبصورتی واپس بحال ہو رہی ہے۔ یقیناً اس پر وہ داد کے مستحق ہیں اِس حکومت کو مَیں appreciate کرتا ہوں۔ دوسرا جناب چیئرمین صاحب! یہاں جو روڈ اُکھاڑا جا رہا ہے نیشنل ہائی وے کی طرف سے کوئی نوٹس نہیں جناب اسپیکر! کوئی diversion نہیں کوئی ایسا as such as equipments نہیں جہاں لوگوں کو safety کے لئے کوئی sign board ہو یا کوئی میڈیا میں ہفتے سے پہلے اگر بتایا گیا ہو as such کچھ نہیں ہے۔ ایک فُٹ کا bitumen ایک فُٹ سے بھی زیادہ ہے یہ دو لہر میں ڈالا گیا یہ روڈ اِس کو ایک گھنٹہ کے اندر execute کیا جانا اور دوبارہ اِس کے اُوپر asphalt کرنا اِس کو دوبارہ repair کرنا میرے خیال سے یہ ضرورت نہیں تھا یہ صرف اور صرف waste of money تھی اور یہ پیسوں کا ضائع تھا اگر اِن پیسوں کو ہم کدھری اور utilize کرتے western bypass پر یا for example ہم ایئر پورٹ روڈ پر جہاں روڈ damage تھے اُس کے damages کو ہم صحیح کر لیتے تو بہت اچھا ہوتا آپ یقین جانیں جناب چیئرمین صاحب! اِس ٹائم پشین، چمن، قلعہ عبداللہ، ژوب، لورالائی جتنے بھی یہاں سے کوئٹہ سے سفر کرنے والے ہوتے ہیں وہ بلیلی سے آدھا گھنٹہ ایک گھنٹہ لوگ انتظار کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: خاموش please, Order in the House۔

سید ظفر علی آغا: جناب چیئر مین صاحب! آپ house کو order میں رکھیں۔تو اِس طرح کے روڈ کو اُکھاڑ نا میرے خیال سے یہ ایک بہت بڑا ظلم عوام کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جناب چیئر مین! اِس روڈ کو کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ اِس روڈ کے پیسے اگر ہم کدھری اور utilize کرتے تو یہ ہماری ایک نالائقی ہے جو نیشنل ہائی وے نے کی ہے۔

جناب چیئر مین: آغا صاحب مختصر کریں۔ میرے خیال میں تمام ممبران تھک چکے ہیں late ہو رہا ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب چیئر مین ! آپ ایک رُولنگ دیں چیئر مین کو بُلائیں کہ اِس روڈ کو اِس طرح اُکھاڑنا کس قانون کے تحت ایک صاف ستھرا روڈ کو اُکھاڑ رہے ہو۔اور دوبارہ اِس کو بنا رہے ہو دوسری بات جناب چیئر مین صاحب! اُس دن ایک قرارداد پیش ہوئی یہاں کے 65 کے ایوان نے اِس کو منظور بھی کیا کہ کراچی میں جو ظلم وہاں کی ہوٹل ایسوسی ایشن کے صدر اور جتنے بھی ہوٹلز مالکان ہیں یا وہاں جو rent پر لیے ہوئے ہیں اُن لوگوں کے ساتھ ہو رہا تھا تو اُس پر آپ اسپیکر صاحب نے ایک رُولنگ دی تھی کہ ہم سندھ کے وزیر اعلیٰ سے بات کریں گے اور اِس پر بیٹھ کر کے Consensus develop کریں گے۔ جناب چیئر مین صاحب! اِس طرح کی رُولنگ اور پھر اِس پر کام نہ ہونا میرے خیال سے یہ لمحہ فکریہ ہے اور اِس ایوان کیلئے بھی ایک سوالیہ نشان ہے ایک بہت اچھا میسج گیا تھا۔لوگوں کے کراچی والے جو مسافر ہیں بلوچ بیلٹ کے پشتون بیلٹ کے اُس پر خاطر خوا کام نہیں ہوا ہے۔ میں آپ سے دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر ہم وہاں نہیں جا سکتے ہیں تو ہم لائیو اُس کے ساتھ بات کر سکتے ہیں ابھی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی ہمارے بلوچستان کے پاس ہے۔

جناب چیئر مین: thank you. thank you

سید ظفر علی آغا: اُس کے ساتھ بات کریں CM صاحب کے ساتھ بات کریں اور ان مسئلوں کو حل کریں۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: thank you. thank you۔ جی مولانا فضل الرحمٰن صاحب ،ہدایت الرحمٰن صاحب sorry۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب چیئر مین صاحب! آپ یونس عزیز زہری صاحب کو دیکھ رہے تھے تو مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔

جناب چیئر مین: بھئی آپ کے امیر صاحب بات کریں آپ تھوڑا صبر کرلیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جزاک اللہ۔سی ایم صاحب چلے گئے تو کافی وزراء کرام اُس کے پیچھے چلیں گئے۔تو جناب چیئر مین صاحب! پارلیمنٹ کی یہ اچھی عادت نہیں ہے ہمارے بہت سارے ساتھیوں کی آج

کل بلوچستان میں جب بھی احتجاج ہوتے ہیں کوئی حقوق کیلئے ، جمہوریت کیلئے آئین میں اجازت ہے پُرامن جدوجہد کرنا لیکن فورتھ شیڈول اِتنا فعال ہے آج بلوچستان میں اِتنا فعال ہے جو بھی ہوں کریں فورتھ شیڈول میں ڈالا جاتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحبان ڈال جاتے ہیں کیا یہ جمہوری دور نہیں ہے پارلیمنٹ نہیں ہے حکومت نہیں ہے، سیاسی پارٹیاں نہیں ہیں یہ ابھی خانوزئی میں مائنز کے حوالے سے احتجاج کیا۔35 لوگوں کو خانوزئی میں فورتھ شیڈول میں ڈالا ہے۔مکران میں لوگوں کو ڈالا ہے۔ ہر جگہ فورتھ شیڈول میں ڈالے ہیں یہ سیاسی آزادی دی جائے بلوچستان میں۔ جناب چیئرمین! سیاسی آزادی ہی ایک حل ہے کہ لوگوں کو سیاست کرنے کی آزادی ہو احتجاج کرنے کی آزادی بولنے کی آزادی ہو ہم پر تو ہنسنے کی تو پابندی پہلے سے ہے ہمیں کونسی ہنسی آتی ہے ایک جگہ صرف ہنسی آتی ہے خوشخبری ملتی ہے کہ آئی ایم ایف سے قرضہ ہمیں مل گیا یہ خوشخبری ہوتی ہے باقی تو ہر وقت رُونا ہے، رُونے پر بھی پابندی ہے۔لوگوں کو رُونے بھی نہیں دیتے کہ رُوو۔اِس پر جناب چیئرمین! حکومت کو توجہ دینی چاہئے دوسری بات یہ ہے میں نے سی ایم صاحب سے بھی بات کی ہے۔ابھی ہمارے صوبائی سیکرٹریز جتنے بھی ہیں۔اکثریت گوادر کی جو زراعت کی جو پوسٹیں ہیں ہے چھوٹی چھوٹی ایک گریڈ، دو گریڈ، تین گریڈ انٹرویو ہے کوئٹہ میں ہوتے ہیں ابھی گوادر سیف سٹی کے چار گریڈ سے لیکر پندرہ گریڈ تک اِس سردی میں اِن کو کل کوئٹہ طلب کر رہے ہیں۔ ہمارے سیکرٹری آئی ٹی کا سیکرٹری گوادر سیف سٹی اِس سردی میں اُس سیکرٹری صاحب کو اللہ ہدایت دیں میں نے منسٹر صاحب سے بات کی سی ایم صاحب سے بات کی کہ اِس زمانے میں تو سیکرٹری صاحب کو گوادر جانا چاہیے سیکرٹری صاحب سردی سے بھی بچ جائیں گے ہمارے گوادر والوں کا بھی بلا ہوگا۔تو گوادر والوں کو ہمارے۔۔۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب روڈ پر سفر کرنا بھی مشکل ہے۔ بڑا کرب ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ویسے تو حب چوکی چلے جاتے ہیں کراچی کے نام پر ٹی اے ڈی اے کیلئے تو جاتے ہیں تو یہ سیکرٹری صاحبان جو گوادر آجائیں سردی میں۔اِس سردی میں ہمارے سیکرٹری آئی ٹی ہمارے چار گریڈ کے لوگوں کو کوئٹہ طلب کر رہا ہے۔ پانچ گریڈ کے لوگوں کو انٹرویو کیلئے کوئٹہ طلب کر رہا ہے یہ زیادتی نہیں ہے۔ میں نے سی ایم صاحب سے بھی بات کی۔منسٹر صاحب سے بھی میں نے بات کی۔ اِس پر توجہ دیں ایک سے لیکر پندرہ تک ہر ڈسٹرکٹ میں ہونے چاہیے۔ضلعوں کے اندر ہونا چاہیے اِس کو کوئٹہ طلب کرنا یہ بہت بڑی زیادتی ہے اِس پر صوبائی حکومت کو بھی سب کو اِس پر توجہ دینی چاہیے اور کل کے انٹرویوز کینسل ہونا چاہیے اِس میں میرے خیال میں حکومت کو یہ کرنا چاہئے سیکرٹری آئی ٹی کو ہدایت کردے۔

جناب چیئرمین: ڈیپارٹمنٹ کونسا ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آئی ٹی عبدالصمد صاحب آخری میری بات یہ ہے کہ ٹرالر پر کل اور پرسوں اور ماڑہ میں ۔مَیں حقیقتاً میں پہلی دفعہ ہے میں فشریز کو appreciate کر رہا ہوں حاجی برکت صاحب کو کہ اُنہوں نے پرسوں اور ماڑہ میں ٹرالر پر حملہ کیا ٹرالر کے خلاف کارروائی کی۔ میں نے منسٹر صاحب سے بات کی اُنہوں نے وہاں کافی۔۔۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب this is good news for all members

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں پہلی دفعہ کہہ رہا ہوں لیکن یہ آخری دفعہ نہیں ہونا چاہئے ویسے پہلی دفعہ کہہ رہا ہوں لیکن آخری دفعہ نہیں ہونا چاہیے۔ حاجی صاحب نے پورا ایکشن لیا۔لیکن یہ آخری بات میری سُن لیں اُور ماڑہ میں نیوی والوں کے پاس میں خود بھی گیا تھا نیوی والوں نے ٹرالر کو تو ریلیف دیا لیکن فشریز والوں کو نہیں دیا نیوی والوں نے ٹرالر والوں کی سرپرستی کی انہوں نے اِن پر جو حملہ کیا ٹرالر والوں کی سرپرستی نیوی والوں نے کی فشریز والوں کی نہیں کی حاجی صاحب گواہی دیں گے اِس کی۔ اُور ماڑہ میں حکومت کو توجہ دینی چاہئے کہ نیوی میں نیوی والا اُور ماڑہ Naval base ہے وہ کہتا ہے ہم ہندوستان کو دیکھ رہے ہیں ہندوستان کو اُور ماڑہ سے لیکن ٹرالر نہیں دیکھ رہے ہیں۔ وہ ٹرالر والوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔تو حکومت کو اُور ماڑہ کوسٹ گارڈ پسنی میں ساتھ دیا جیونی میں کوسٹ گارڈ نے کافی فشریز کے ساتھ تعاون کیا تو پرسوں کوسٹ گارڈ والوں کو بھی اُنہوں نے کہا نیوی والوں نے بھی کہا کوئی response اور ماڑہ میں نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: thank you۔مولانا صاحب

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو ٹرالر پر میں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا پوائنٹ نوٹ ہو گیا۔اِس پر میں رُولنگ دے دوں گا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: حاجی صاحب نے کافی توجہ دی لیکن اِس میں اُور ماڑہ میں نیوی۔۔۔

جناب چیئرمین: اِس پر رُولنگ دے دیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اِس پر آپ رُولنگ دے دیں۔ بہت اچھا چیئرمین صاحب بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سردار صاحب آپ عبدالصمد گورگیج صاحب۔

جناب عبدالصمد خان گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): thank you۔جناب چیئرمین صاحب! میں بالکل مولانا صاحب سے agree کرتا ہوں جو ہم advertisement دیکھیں تو بہت زیادہ لوگ low گریڈ کے تھے اور law and order کا بھی issue ہے تو ضرور ہم سیکرٹری سے یہ discuss کریں گے اور اِن کو کینسل کر کے وہیں سے گوادر میں ہی اِن کا انٹرویو اور ٹیسٹ لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: thank you.

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: تو یہ انشاء اللہ ہم discuss کر کے شام تک آپ کو انشاء اللہ حال احوال دے گے۔thank you جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: جی عبدالمجید بادینی صاحب۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): اللھم صلی علی محمد وعلی محمد ۔آعوذ باالله من الشیطن الرجیم .بسم الله الرحمن الرحیم . جناب چیئرمین صاحب! ہمارے ڈیرہ مراد جمالی کا بائی پاس پانچ سال پہلے ٹینڈر رہوا تھا آج تک وہ اُسی طرح پڑا ہوا ہے ادھورا۔اور ڈیرہ مراد جمالی کا جو شہر ہے وہ تقریباً روڈ کے اُوپر ہی ہے وہ تین کلو میٹر ہے یہ تین کلو میٹر گزرنے میں ہمیں نصیر آباد کے لوگوں کو تقریباً 45 منٹ لگتے ہیں ہمیں کراس کرنے میں۔اور اِتنا رَش اِتنا disturb علاقہ آپ سے request ہے جس طرح ابھی ہمارے بھائی نے کہا کہ نیشنل ہائی وے کے چیئرمین کو بُلائیں ہم بھی آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اُس کو بُلائیں کہ یہ مسئلے، کہ کام جب شروع ہوتا ہے اربوں روپے اُس پر خرچ ہو چکے ہیں اور وہ کام ادھورا پڑا ہوا ہے۔اور اِس طرح روڈ کو یہ نصیر آباد ڈویژن کے علاقے میں روڈ کو کٹ میرے شہر ڈیرہ اللہ یار کے اندر بھی روڈ کو کٹ لگا کر چلے جاتے ہیں سالوں سال دوبارہ اُس کو یہ response نہیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: thank you

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: تو آپ سے گزارش ہے کہ اِس پر نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: جی میڈم۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔وکفٰی باللہ ولیا وکفٰی باللہ نصیرا۔جناب چیئرمین! میں بہت اہم جو ایک شرمناک واقعہ ہوا ہے بھارت میں۔اُس کی طرف اِس ایوان کی توجہ دلوانا چاہتی ہوں اور میں request کروں گی اپنے تمام colleagues سے کہ اِس پر ضرور آپ اظہار خیال کریں اور پرُزور مذمت کریں کہ ایک منتخب وزیر اعلیٰ نے ایک سرکاری stage پر اور تقریب میں ایک خاتون ڈاکٹر کا حجاب زبردستی ہٹایا یہ کوئی BJP بیار کا کوئی سی ایم ہے جنہوں نے یہ شرمناک حرکت کی ہے۔اور جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ اگر ایک پڑی لکھی ڈاکٹر عورت اور ایک سرکاری stage پر اُس کی عزت محفوظ نہیں۔تو بھارت میں ایک عام مسلمان عورت کی عزت کیسے محفوظ رہ سکتی ہے۔اور پھر اِس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین! میں اپیل کرتی ہوں تمام جتنے بھی انسانی حقوق کے اِدارے ہیں اور جو ٹھیکیدار بنتے ہیں کہ ابھی ہم سب کو یہ خاموشی تھوڑنی ہوگی کیونکہ یہ حملہ صرف ایک مسلمان عورت پر نہیں ہے یہ حملہ ہم سب کی عزت

پر ہے۔ میں ایک بار پھر اِس کی پُر زور مذمت کرتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: thank you یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ میں پوری اسمبلی اور بلکہ پورے صوبہ بلوچستان کی جانب سے اِس شرمناک واقعہ کی مذمت کرتا ہوں بھر پور انداز میں ۔اور ایک باعزت عورت ۔عورت کا اپنا ایک مقام ہے ہمارے معاشرے میں اور ایک مسلمان عورت کا حجاب کھینچنا یہ انسانیت سوز ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ میں یہی اپیل کروں گا اِس مقدس ایوان کے توسط سے کہ پوری دُنیا اِس کی مذمت کریں اِس شرمناک واقعہ کی اور انڈیا کی ایک شکلیں تعاصبانہ اور اینٹی مسلم اُس کو اُجاگر کریں اُس کی مذمت کریں اور اُس کی حوصلہ شکنی کریں اِس کے بعد تمام honorable members نے بات کی اپنے issues پر لیکن خود نہیں بیٹھتے ہیں سارے نکل گئے اصغر ترین صاحب، انجینئر زمرک خان صاحب، ظفر آغا صاحب نے، مولانا صاحب ۔منسٹر صاحب نے تو آپ کو یقین دہانی دی بلکہ میں اِس بات کی خود تائید کرتا ہوں کہ خاص طور پر گوادر، پنجگور، تربت، اُور ماڑہ خاص طور پر گوادر، پنجگور، تربت اور ماڑہ ،لسبیلہ، اوتھل خضدار even مستونگ قلات آئے دن ،روڈ بلاک ہوتے ہیں اکثر ہمارے امیدواران جن پوسٹوں کے لیے Apply کرتے ہیں۔ روڈ بلاک انٹرنیٹ بند ہونے کی وجہ سے ٹیلی فون نیٹ ورک بند ہونے کی وجہ سے وہ رہ جاتے ہیں- تو میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ تمام ڈیپارٹمنٹس ڈویژنل لیول پہ اپنے تمام انٹرویو، ٹیسٹ Conduct کروادیں۔ تاکہ ایک حقدار کی حق تلفی نہ ہو۔ اور فوری طور پر پالیسی پہ عمل درآمد ہو۔ سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں حکومت اس پر عمل درآمد کرائے ۔اس کے علاوہ جو، روڈ ہے کراسنگ پوائنٹ ہیں جہاں چیکنگ ہوتی ہے ظاہر ہے کہ بدامنی کی صورتحال اس صوبے میں ۔لیکن میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ تمام law and order ادارے جو امن و امان بحال کرتے ہیں وہ designated flag جو ایم پی ایز اور منسٹر صاحبان کے پاس ہے اس کا احترام کریں designated cards تمام ایئرپورٹس پر Especially میں ذمہ داروں کو یہ رولنگ دیتا ہوں کہ ایم پی ایز اور منسٹر صاحبان کے اور Especially جو قومی پرچم گاڑی پر لگے ہوئے ہیں ان کو روکنا یہ توہین آمیز ہے اور ایک اسمبلی کے ممبر جو عوامی نمائندہ ہے even پارلیمنٹ کا ممبر ہو اس کا ایک احترام ہے دنیا میں کہیں بھی جائیں آپ پارلیمانی نظام میں میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ تمام پولیس ،ایف سی تمام law and order بحال کرنے والے ادارے اس Flag کی اور designated card کارڈ کا احترام کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ پی ڈی کوئٹہ جس طرح اسمبلی شیڈول تھے ۔وہ آکر کوئٹہ کے، روڈوں پہ بریفنگ دیں اور جہاں پہ ظاہر ہے شہر کی خوبصورتی کے لیے کام ہو رہا ہے ان کاموں کو speed up کریں۔ جہاں ہم نے دیکھا ہے کہ روڈوں کو تھوڑ کر رکھ دیتے ہیں پھر بنانے والا کوئی نہیں ہوتا یہ فنڈز کا بہانہ ہوتا ہے اس طرح نہیں چلے گا ان کو فوری طور پر آج یہ رولنگ ہے کہ ان کی جو duration ہے

اپنے duration کے مطابق اپنے پروجیکٹس کو complete کریں اس کے علاوہ میں یہ بھی رولنگ دیتا ہوں کہ گورنمنٹ آف سندھ کے ساتھ حکومت بلوچستان پوری طور پر ایک کمیٹی بنائے۔ جہاں بلوچستان اور دیگر صوبوں کے لوگ کاروبار کر رہے ہیں چاہے ہوٹلنگ کی شکل میں ہو چاہے transportation کی شکل میں ہو ہمارے بسوں سے لوگ جو مسافر اترتے ہیں کراچی پولیس ان کو بہت بے جا تنگ کرتی ہے۔ Especially حکومت اسمبلی ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی فوری طور پر بنائے اور جا کر وزیر اعلیٰ سندھ سے اور حکومت سندھ سے اس مسئلے پر مذاکرات کریں اور تاکہ برادرانہ ماحول رواداری رسم رواج جو دوصوبے کے درمیان قائم ہے بلوچستان اور سندھ کے ساتھ۔ وہ فعال رہے اپنے وہی تاریخی حوالے سے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ آپ ہوم سیکرٹری ہوم منسٹر سے ملیں بہتر ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہم سب کو سیاسی آزادی دیدیں۔

جناب چیئرمین: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 19 دسمبر 2025 بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆